۵۰ مُستند
کُتب کے حوالہ جات سے

وہابیت اور مرزائیت

مؤلفہ
مُبلّغِ اعظم محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

الناشر
قادری کُتب خانہ ○ تحصیل بازار۔ سیالکوٹ
۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

نام کتاب ـــــ وھابیت اور مرزائیت

مصنف ـــــ مناظرِ اسلام ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمہ

باہتمام ـــــ صاحبزادگان مناظرِ اسلام

ناشر ـــــ قادری کتب خانہ تحصیل بازار ۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ

کتابت ـــــ جمیل مرزا، بی۔ اے

تزئین ـــــ (خطاط) محمد ارشد سلیم قادری

ضخامت ـــــ ۶۴ صفحات

تاریخ اشاعت ـــــ جنوری ۲۰۰۳ء

قیمت ـــــ 50/ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم

حرفِ اوّل

ہر سحر خدا سے تو، مانگ دعا کر ربّنا!
لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا[1] (اکبر الٰہ آبادی)

اِنسان چلتے چلتے راستے سے بھٹک جاتے تو پھر جوں جوں آگے بڑھتا جائے گا، راہِ راست سے دُور ہوتا جائے گا اور آخر کار کسی دشتِ وحشت میں کھو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منزل سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ ہاں، یہ ممکن ہے تائیدِ ایزدی سے کوئی رہبرِ کامل مل جائے اور وہ اس پر اعتماد کرکے مقصود تک پہنچ جائے مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ خصوصاً راہِ ہدایت سے بھٹکنے والا تو کم ہی لوٹتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ذہنی بغاوت اُسے کسی بھی رہبر پر اعتماد کرنے سے محروم رکھتی ہے۔ اور اس کی لغزش کا پہلا قدم ہی اس کی خودسری اور غرور و تکبر پر مبنی ہوتا ہے آخر ملائکہ کا اُستاد بھی تو اسی بنا پر ملعون قرار دیا گیا تھا

---

[1] قرآنِ حکیم میں پوری دُعا یوں مذکور ہے: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً۔

بقول حضرت سعدیؒ۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد [1]

رہبرانِ کامل سے بے نیاز ہونے والا گستاخی و بیباکی کی ایسی راہ پر پڑ جاتا ہے جہاں گویا

نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں

اغیاث و اقطاب تو ایک طرف رہے، بسا اوقات صحابۂ کرام اور اہلِ بیت اطہار کی عظمت کو بھی خاطر میں نہیں لاتا حتیٰ کہ مقامِ نبوت کی رفعت سے بھی اغماض کر لیتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر سمجھ لینے کے بعد، اُس کا رُوئے سیاہ، حضور سیدالانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کے انکار کی طرف ہو جاتا ہے۔ اب کوئی نعت پڑھے تو یہ جلتا ہے، کوئی فضائلِ رسول سنائے تو یہ چڑتا ہے بلکہ کلمہ و درود تک کی آواز سے بدکتا ہے۔ عُرفِ عام میں اسی فکرِ تاریک کا نام وہابیت ہے۔ نیچریت اور فتنۂ انکارِ حدیث اسی کی ترقی یافتہ صورتیں ہیں اور جہاں تک انکارِ ختمِ نبوت کا تعلق ہے، وہ تو اس سے بہت قریب کی منزل ہے۔ یوں سمجھئے وہابیت نحوست و نکبت کا وہ شجرِ ثمردار ہے جس کی مختلف شاخوں کا نام نیچریت،

---

[1] تکبر نے اسی عزازیل کو ذلیل و خوار کر کے لعنت کی قید میں ڈال دیا۔ عزازیل (عزت والا بندہ) شیطان کا پہلا نام تھا۔

پرویزیت اور مرزائیت ہے۔ اگر اپنی عقلِ خودسر کی بجائے اللہ کے رسول پر ایمان ہو تو نیچریت غائب، اگر اپنے نفسِ سرکش کو اطاعتِ رسول پر آمادہ کر لیا جائے تو انکارِ حدیث کا وجود ختم، اور اگر اپنے آپ کو رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھائی اور ہمسر سمجھنے کے بجائے اُن کا غلام و نمکخوار بنا لیا جائے تو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیوں سوجھے۔

برِعظیم کی تاریخِ مذاہب پر نظر ڈالیں تو ماننا پڑے گا کہ یہاں وہابیت پہلے پیدا ہوئی اور پھر اُس کی کوکھ سے مرزائیت نے جنم لیا۔ عقیدۃً و میں دونوں باہم کتنی یکساں ہیں، اس کا اندازہ ان کے تصورِ توحید ہی سے ہو سکتا ہے۔ وہابیوں کی وہ خانہ ساز توحید جس نے کروڑوں عوام و خواص کو شرک کی بھینٹ چڑھا دیا ہے، مرزائیوں کو بھی ورثے میں ملی ہے کیونکہ مرزا قادیانی پہلے پہل غیر مقلد ہی تو تھا اور شرک فروشی اُس کی نس نس میں رچی بسی تھی۔ عقیدۂ نبوت میں بھی وہابیت نے اُس کے لیے کافی حد تک میدان ہموار کر دیا تھا چنانچہ اُس نے بزعمِ خویش آسانی سے کمالاتِ نبوت کا انکار کر کے اپنی ذاتِ بے کمال کے لیے معجزہ وغیرہ نہ دکھا سکنے کا جواز تلاش کر لیا۔ آگے بڑھیں تو دوسرے عقائد و اعمال میں بڑی یکسانیت ہے مثلاً۔

دونوں گروہ استمداد و توسل کے منکر ہیں۔

دونوں ایصالِ ثواب سے مفرور ہیں۔

دونوں کے ہاں تراویح آٹھ ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

مناظرِ اسلام حضرت مولانا ضیاء اللہ القادری مدظلہ کی زیرِ نظر
تصنیف اسی موضوع پر ہے۔ اپنی دوسری تصانیف کی طرح، یہاں
بھی آپ کا استدلال نہایت واضح اور مضبوط ہے۔ ظن و تخمین سے
کام لینے کی بجائے ہر جگہ حتمی اور فیصلہ کن انداز میں بات کی گئی ہے
بلکہ خود بات نہیں کی مخالفین کی اپنی بات اُنہی کی زبانی سنوائی ہے۔
منصف مزاج و تحقیق پسند حضرات اس کتابچے کو پڑھ کر بخوبی ان
اختلافات کی نوعیت بھانپ سکتے ہیں جو علمائے اہلِ سنت اور وہابیہ
کے مابین وجہِ نزاع بنے ہوئے ہیں۔ قلیل التعداد صفحات میں کثیر التعداد
میں ایسے انکشافات ہیں جو ہر دیکھنے والے کو چونکا دیتے ہیں مثلاً

۱۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مرزائیوں کے پیچھے نماز
پڑھنا جائز سمجھتے تھے نیز ان کی تکفیر کے بھی قائل نہیں تھے۔

۲۔ وہابی مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی کتاب
براہینِ احمدیہ پر تقریظ لکھی اور اسے ایک بے نظیر تحقیق قرار دیا۔

۳۔ امیرِ جمعیت اہلِ حدیث محی الدین لکھوی حیاتِ مسیح، خروجِ
دجال اور ظہورِ مہدی کا منکر ہے نیز بخاری و مسلم بھی اس کے
نزدیک لائقِ اعتبار نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

بہرحال حضرت مولانا مدظلہ نے "رازِ درونِ میخانہ" سے پردہ اُٹھا کر
بہت سے سربستہ حقائق کو واشگاف کر دیا ہے اور فی الاصل یہ اُن
کی عظیم ملی خدمت ہے۔ فرقہ بندی کی فضا اچھی نہیں مگر اس کا

ذمہ دار کون ہے قوم کے بہی خواہوں کو حقیقت پسندی سے اصل حالات
کا جائزہ لے کر تفریق و انتشار کے حقیقی اسباب دُور کرنے کی سعی کرنی چاہیے
قادری صاحب کی یہ قلمی کاوش جس میں اُنہوں نے خوب دادِ تحقیق
دی ہے، اسی جذبۂ صادقہ کی مرہونِ منت ہے۔

ربِ کریم اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل اسے قبول
فرمائے اور مصنف کو پوری ملتِ اسلامیہ کی طرف سے جزائے خیر بخشے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ
اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْن یا مالک الحمد یا ربنا آمین۔

نیاز آگیں
سائر نکنوری، ایم۔اے

وہابیت اور مرزائیت

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے

مرزا قادیانی کو نبی، مجدد یا بزرگ ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ اب تو حکومتِ پاکستان نے بھی قانونی طور پر مرزائیوں کو کافر قرار دے دیا ہے۔ میرے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ القوی کا فتویٰ ہے۔ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ جو مرزا قادیانی کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (ملفوظات ج۱ ص۱۳۵)

مگر فرقہ وہابیہ کے سردار، محدث، فقیہ اور امام مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک اگر مرزائی امامت کرا رہا ہو تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز ہے اور مقتدی کی نماز ادا ہو جائے گی۔ (لاحول ولا قوۃ)

ثناء اللہ امرتسری کا اصل فتویٰ ملاحظہ ہو۔

ثنائی فتوائے

مرزائی کو امام بنانا از روئے حدیث شریف جائز نہیں ہے اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ اپنے میں سے اچھے

لوگوں کو امام بنایا کرو۔ بنانے کا گناہ الگ رہا نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱ کالم ۲ ۲۱ر مئی ۱۹۱۲ء)

قارئین کرام: یہ ہے وہابیوں کے سردار اور محدث کی کارکردگی، قرآن و حدیث کی تبلیغ و اشاعت اسلام کی خدمت اور مرزائیت نوازی۔

فقیر نے مرزائیوں کی تردید میں مرزا قادیانی کی حقیقت نامی کتابچہ شائع کیا۔ جس کے دیباچہ میں حقائق بیان کرتے ہوئے اس فتنہ مرزائیت کا بیج بونے والے اور مرزائیوں کے ممد و معاون حضرات کی نشان دہی کی نیز دیگر مکاتیبِ فکر حضرات سے یہ اپیل کی کہ سنبھل جائیے گستاخ اور بے ادب عبارتوں سے اعراض کیجئے اس سے کئی فتنے کھڑے ہوتے ہیں۔ جن میں مرزائی فتنہ بھی ہے اور کئی کھڑے ہونے کا خدشہ ہے۔ ان ایام میں بھی ایک نیا فتنہ پاکستان میں کھڑا کیا جا رہا ہے اور وہ بھی انہی حضرات کی برکت اور معاونت سے ہو رہا ہے جو یزید کو رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین لکھ رہا ہے اور اس کی اشاعت کر رہا ہے۔ اس فتنہ کو بھانپتے ہوئے ہی سیالکوٹ کے مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے واضح الفاظ میں یہ تلقین تحریر کر دی کہ اہلحدیث جماعت اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ کھاتے، کیونکہ ان میں بعض تو پرانے خارجی اور بے علم محض اور بعض کانگرسی ہیں۔ (احیاء المیت ص۳۴)

خدارا! قوم کس طرف جارہی ہے اور ہم کس طرف جارہے ہیں بلکہ قوم کو کس طرف لے جارہے ہیں۔ آؤ نبئ پاک احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خلفاء راشدین، اہلبیت اطہار، صحابہ کرام علیہم الرضوان اولیاء الرحمٰن علیہم الرحمہ کی عظمت، عزت اور ناموس کا تحفظ کرتے ہوئے یہ عہد کریں کہ گستاخ، بے ادب حضرات سے اپنا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں۔ تعلقات ختم کریں اور غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آقا و مولا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فرمان اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان پر عمل پیرا ہو جائیے۔

ان حقائق اور مرزا قادیانی کے ممد و معاون حضرات کی نشاندہی کی وجہ سے وہابی اور دیوبندی حضرات میں غصّہ کی لہر دوڑ گئی کیونکہ ممد و معاون کے معاملہ میں وہابیوں، دیوبندیوں کے بھی ہاتھ رنگے ہوئے تھے۔ الحمد للہ مسلکِ حق اہلِ سنّت وجماعت کے اکابرین کا ان حضرات سے اور ایسی تحریکوں اور سکیموں میں دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ غُصّہ کی لہر اس لیے دوڑی کہ ہماری یہ پردہ کشائی کیوں کی گئی ہے۔ محمد ضیاء اللہ قادری نے تو ہمارا بھانڈہ پھوڑ دیا ہے۔ ہمارے سرخیل اور امام ثناء اللہ امرتسری کی حقیقت اور مرزائی نوازی کو عوام کے سامنے عیاں کرکے وہابیت کا ستیاناس کر دیا ہے کیونکہ غیر مقلدین وہابی ثناء اللہ امرتسری کو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی تردید میں اپنی جماعت کا ہیرو (HERO) سمجھتے ہیں اور عوام میں اس کا خوب پرچار کرتے ہیں۔ مگر اس فتوے کے شائع ہونے اور حقائق کو پیش کرنے کی وجہ سے ثناء اللہ کی اندرونِ خانہ سکیم کا راز ظاہر ہوگیا کہ امرتسری مرزائیوں کا مخالف نہیں بلکہ

مرزائیوں کا ایجنٹ اور مبلغ[1] ہے۔

شہر سیالکوٹ کے وہابیوں کے ماسٹر ساجد میر، ماسٹر ابراہیم ریاستی جمعیت وہابیہ اور تنظیم شبان اہلحدیث نے اس حقیقت کہ امرتسری مرزائیوں کا ایجنٹ تھا پر پردہ ڈالنے کے لیے کئی سکیمیں بنائیں اور کئی کروٹیں بدلیں مگر حقیقت آشکارا ہوچکی تھی۔ حق حق ہوتا ہے اور باطل باطل۔ ؎

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری واضح الفاظ میں مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدار جائز ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۶، ۲ اپریل ۱۹۱۵ء)

وہابیوں نے ایسا کیوں کیا؟

اب سوال یہ ہے کہ وہابیوں نے آیسے حربے کیوں بروئے کار لائے؟ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ کہتے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔ ہمارے نزدیک فتویٰ دینے والا کافر ہے۔ جیسا کہ فقیر نے بارہا مختلف مقامات پر عام اجلاس میں اعلانیہ کہا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز

[1] دراصل ثناء اللہ امرتسری مرزا قادیانی کے نقشِ قدم پر چلا۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے کتابوں میں تو انگریزوں کے خلاف بھی لکھا مگر تھا انگریزوں کا نیازمند جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے

قرار دینے والا۔ دیوبندی ہو یا غیر مقلد وہابی، شیعہ رافضی ہو یا ناصبی، اہلسنت و جماعت بریلوی ہو یا کوئی اور مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والا مولوی ہو۔ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

مگر وہابیوں میں یہ جرأت نہ ہوئی کیونکہ ان کے مسلک میں اور ان کے مولویوں میں حق گوئی کا نام و نشان نہیں نیز اگر وُہ اپنے گریبان میں منہ ڈالتے تو ان کو علم تھا کہ صرف ثناء اللہ ہی ایک نہیں بلکہ کئی ان کے اکابر یہی مسلک رکھتے ہوئے مرزائی نوازی کرتے ہیں۔ اور مرزا قادیانی کے ایجنٹ بنے ہوئے ہیں۔ جن کے نام انشاء اللہ المولیٰ آئندہ صفحات پر معہ ان کی تحریروں اور کردار کے درج کیے جائیں گے۔

نیز حق گوئی کی آواز اس لیے وُہ بلند نہ کر سکے کیونکہ ان کا شیوہ اکابر پرستی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شاطرانہ چال یہ کہ ہم کسی کے مقلد نہیں۔ وہابیہ نجدیہ کی اس شاطرانہ چال کی قلعی کھولتے ہوئے مولوی وحید الزماں[1] ہی لکھتے ہیں کہ وہ ہمارے اہلحدیث بھائیوں نے ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ اور مولوی اسماعیل دہلوی کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔ جہاں کہیں مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا۔ بس اُس کے پیچھے پڑ گئے بُرا بھلا کہنے

---

[1] مولوی وحید الزماں کو وہابی مولوی عبدالسلام مبارک پوری نے وہابیوں کا بزرگ لکھا ہے (اہلحدیث امرتسر ص۱ کالم ۱ ۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء) نیز اہلحدیث کا بہت بڑا عالم لکھا ہے۔ دیکھئے (اہلحدیث امرتسر ص۶ ۳ نومبر ۱۹۱۱ء) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

لگے۔ بھائیو! ذرا غور کرو اور انصاف کرو جب تُم نے ابوحنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابنِ تیمیہ، ابنِ قیم اور شوکانی جو اِن سے بہت متاخر ہیں ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے۔

(حیاتِ وحید الزماں ص۱۰۲ سطر ۲ تا ۶۔ وحید اللغات)

وہابیوں میں تقلید سرایت کر گئی ہے

وہابیہ نجدیہ کے مولوی محمد ابوالقاسم بنارسی اپنی جماعت کے مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی[1] کی تحریر پر تعاقب کرتے ہوئے ابراہیم میر اور اپنی جماعت کے دیگر حضرات کے حالِ زار کو بیان کرتے ہوئے آٹھ آٹھ آنسو روتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۳ جمادی الاولیٰ میں مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مسئلہ اجماع مالہ وما علیہ پر جس بسط و تفصیل سے بحث کی ہے۔ حقیقت میں اُنہی کا حق تھا۔ میرے خیال میں اُن کی تحریر اس قابل ہے کہ ہر فرد اہلحدیث اُس کے آخر میں یوں دستخط کر دے۔ آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین۔ اور یہ وجہ تھی کہ اس مضمون پر میں نے اب تک بتفصیل کچھ لکھنے کی جرأت نہ کی تھی۔ لیکن چند اہلِ علم حضرات کی مخالفانہ تحریر اہلحدیث ۶ رجب، ۴ شعبان میں دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ مضمون کس اہلحدیث[2]

---

[1] مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب سیرت المصطفےٰ میں حضور کو لقب گستاخ ہیرے سے نوازا ہے۔

[2] ابوالقاسم بنارسی نے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کو اہلِ حدیث سے ہی خارج قرار دے دیا ہے یہ وہابی مولویوں کی عام روش ہے۔ (فقیر قادری غفرلہٗ)

عالم کے قلم کا نتیجہ ہے جن کا سنہرا اصول اور سچا مذہب یہ ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلّم داشتن

یا اھلِ تقلید کا؟ آخرش میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اہلحدیثوں میں وہ بلند ہمتی و فراخ حوصلگی و حریت اور آزادی جو اُن کا مایۂ ناز تھی کم ہونے لگی اور عرصہ بعید کی متروک و مردود و تقلید برنگ دیگر و طرز جدید ان میں سرایت کرنے لگی۔ بلکہ پورے طور پر اثر کر گئی۔ میں نہیں سمجھتا کہ علمائے اہلحدیث کا مجالس و محافل میں حریت و آزادی کے پُر جوش واقعات کا ذکر اور پھر اس کی تردید پر بھی کمربستہ ہونا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟

اندرون قعر دریا تختہ بندم کردہ اند
باز میگوئید داماں تر مکن ہشیار باش!

(اہلحدیث امرتسر ص کالم ۳ ۹ جولائی ۱۹۱۵ء)

عبدالجبار غزنوی ابنِ قیم کے مقلد تھے

غیر مقلدین وہابی حضرات کے غزنوی خاندان کے چشم و چراغ مولوی داؤد غزنوی کے والد اور پروفیسر ابوبکر غزنوی کے جدِ امجد عبدالجبار غزنوی کے بارے میں لکھا کہ "اہلحدیث اپنے آپ کو اس ناجی فرقہ کا مصداق بتلاتے ہیں مگر (کل حزب بما لدیھم فرحون) کی زد سے یہ فرقہ بھی بچ نہیں سکتا۔ مثلاً حافظ ابنِ قیم مدرک فی الرکوع کی رکعت کو مجرا کرتے ہیں۔ اور بعض دیگر اہلحدیث بھی اور مولوی عبدالجبار امرتسری بھی حافظ صاحب کے

مقلد تھے۔ جیسا مولوی صاحب کے فتاویٰ سے ثابت ہوتا ہے۔

خاکسار اب تک حیران ہے کہ یا اللہ! اگر اسلام میں اس قسم کی مشکلات کو جائز قرار دیا جاتے تو کہیں جگہ نہیں ملتی۔ ہم کم علم تو تقلید و عدم تقلید کے دھندے سے فارغ ہونا چاہتے ہیں مگر اہل حدیث کو بھی اس مصیبت میں دیکھ کر رونا آتا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱ ۸ جنوری ۱۹۱۵ء)

حضرات! دراصل وہابی مولویوں کا عجیب معاملہ ہے۔ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ فقیر کے پاس اس دعویٰ پر مزید دلائل دینے کے لیے بہت زیادہ مواد ہے مگر کتاب کی طوالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان دو حوالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

مجلسِ عمل ختمِ نبوت کا اجلاس

مجلسِ عمل ختمِ نبوت سیالکوٹ شہر کے ایک اجلاس میں جس میں وہابی، دیوبندی، مودودی اور اہلِ سنت وجماعت بریلوی حضرات تھے غیر مقلدین کے ماسٹر ابراہیم ریاستی اور ماسٹر ساجد میر نے فقیر کے خلاف یہ سوال اُٹھایا کہ مولوی محمد ضیاء اللہ قادری اپنے جلسوں میں خواہ وہ سیالکوٹ میں ہوں یا پاکستان کے کسی دوسرے شہر میں ہوں۔ ہم وہابیوں کو مرزائیوں کے ساتھ ملاتا ہے۔ تو فقیر نے ماسٹر ابراہیم ریاستی کو کہا کہ آپ کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتوےٰ سُناتا ہوں۔

؎ تفصیلاً اس موضوع کو پڑھنا ہو تو فقیر کی دہائی کُش مفصل کتاب "وہابی مولویوں کی کہانی ان کی اپنی زبانی" قیمت ۱۵ روپے قادری کتب خانہ سیالکوٹ سے منگوا کر مطالعہ کریں۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

اور مجلسِ عمل ختمِ نبوت پاکستان کا یہ طے شدہ فیصلہ ہے اور اس کی تشہیر جاری ہے اور سختی سے اس پر عمل بھی کرایا جا رہا ہے کہ مرزائیوں سے بائیکاٹ کیا جائے نیز مرزائی نوازوں سے بھی بائیکاٹ کیا جائے۔ فقیر اسی فیصلہ کی ملک بھر میں تشہیر کرتا ہے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے آپ کو فقیر سے شکوہ اور گلہ یہ ہے کہ آپ کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ کیوں سناتا ہے تو یاد رکھو جب مرزائیوں سے لین دین بند، بول چال بند اور مرزائیوں کو اچھا سمجھنے والوں سے بھی بائیکاٹ کی تحریک ہم چلا رہے ہیں۔ تو پھر جو مولوی خواہ کسی عقیدہ کا ہو مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز قرار دے اُس سے بائیکاٹ کیوں نہیں کرتے۔ اس کو اپنا بزرگ سردار اور مسلمان ہی سمجھا جائے یہ کتنی بڑی زیادتی اور بے انصافی ہے۔

فقیر تو بائیکاٹ کی تحریک پر عمل کرتے ہوتے مولوی ثناء اللہ امرتسری سے بائیکاٹ کا اعلان سرِ عام کرتا ہے اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہے اگر فتویٰ دیکھنا چاہو تو فقیر ثنائی فتوے دکھانے کے لیے بھی تیار ہے۔

وہاں موجود وہابی مولویوں میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہ کہا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتوے ہی نہیں۔ کیونکہ ان کو اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے کرتوت کا علم تھا۔ مگر ایک وہابی شخص کہنے لگا وہ اخبار

ؔ ماسٹر ساجد میر، ماسٹر ابراہیم یاسنی اور مولوی عطاء الرحمٰن اشرف وغیرہم وہابی وہاں موجود تھے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری عفرلہٗ)

اہلحدیث آپ نے خود شائع کیا ہے۔ فقیر کو اُس کی کذب بیانی پر ازحد حیرت ہوئی تو فقیر نے غُصّہ میں کہا کہ وہابیوں کے جلیل القدر امام عبدالجبار غزنوی نے بھی مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تحریر مجموعۃ الفتاویٰ میں شائع کی ہے۔ اس سے بھی امرتسری کے نظریہ اور موقف کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز ادا ہو جاتی ہے کا صریحاً ثبوت ہر شخص پر واضح ہو جاتا ہے۔

ناظرین کرام؛ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی جماعت کے مولوی عبدالجبار غزنوی کو ایک خط لکھا جس میں مرزائی کے پیچھے نماز جائز قرار دیا ہے۔ بلکہ مرزائیوں کے ساتھ مل کر نماز نہ پڑھنے والوں کے اس فعل کو بہت بُرا جانا ہے وُہ تحریر یہ ہے۔

ثنائی تحریر بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی وغیرہ فرقوں کے اعتقادات اُس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ ان کو کفر لازم آتا ہے۔ بلکہ علماء نے اُن پر کفر کا فتوے بھی دیا ہے۔ اس لیے اُن کی تو اپنی نماز جائز نہیں پھر اُن کے پیچھے ہماری کیونکر ہو گی۔ دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہنچایا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر خدا کے حضور میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔

(مجموعۃ الفتاویٰ صـ۲۱۸ اخبار اہلحدیث امرتسر صـ۱۳ ۱۲ اپریل ۱۹۰۸ء)

ؔ یہ کہنے کی اس کو اس لیے جرأت ہوئی کیونکہ ان کے مولویوں نے ان کو یہی کہہ کر ٹال دیا تھا کہ محمد ضیاء اللہ قادری نے خود ہی فتویٰ شائع کیا ہے۔

عبدالجبار غزنوی کا دبے لفظوں میں اعلان

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی عبدالجبار غزنوی کو جب ثناء اللہ امرتسری کی یہ تحریر پہنچی تو غزنوی صاحب کو یہ چاہیئے تھا کہ بحیثیت امام اور ایک عالم ہونے کے کوئی فتوے لگاتے کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل شخص پر شریعت مطہرہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کا کیا فتوٰے ہے مگر ان کو اپنے منصب کے فرائض صحیح طور پر سرانجام دینے کی جرأت نہ ہوئی۔ دبے ہوئے الفاظ میں یہ لکھ دیا جو کہ غنیمت ہے "خاکسار کو مولوی (ثناء اللہ) صاحب کے قواعد محدثہ اور اصول مخترعہ کے رُو سے سروکار نہیں۔ علماء محققین خود وزن کر سکتے ہیں کہ صحیح ہیں یا غلط۔ لفظ مسئلہ کے متعلق کچھ لکھتا ہوں میں نہیں جانتا ہوں کہ اہلسنت میں بلکہ اہلِ اسلام میں کوئی صاحب علم اس بات کا قائل ہو کہ اہلِ بدعت وہوا۔ اگرچہ اس کی بدعت حد کفر و شرک تک پہنچی ہے۔ اور ضروریاتِ دین سے منکر ہو۔ اُس کے پیچھے اقتدار جائز اور نماز پڑھنی صحیح ہے۔

۱؎ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے عبدالجبار غزنوی کو آفتاب علم لکھا ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ص۳ کالم ۲ ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء)

۲؎ معلوم ہو گیا کہ دبے الفاظ میں وہابیہ کے امام عبدالجبار غزنوی نے ثناء اللہ کو اسلام سے خارج یعنی کافر قرار دے دیا ہے۔

۳؎ اس سے بھی واضح ہوا کہ غزنوی کے نزدیک ثناء اللہ امرتسری اہل علم نہیں تھا

فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ

(مجموعۃ الفتاوٰی ص۲۱ اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲ ۲۴ اپریل یکم مئی ۱۹۰۸ء)

ہ کتنا چھپایا راز محبت نہ چھپ سکا!
افسانہ اُن کے عشق کا مشہور ہو گیا

کوٹلی لوہاراں میں وہابی مولوی کا اقرار کہ میں نے جھوٹی قسم اُٹھائی ہے

کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ بمطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز پیر محلہ نکھووال کی مسجد میں فقیر کی تقریر تھی۔ فقیر نے تقریر کرتے ہوئے حکومت کا مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے فیصلہ کو سراہتے ہوئے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو جو کہ عالم دین نہیں اُس نے مرزائیوں کو کافر قرار دے دیا ہے مگر غیر مقلدین حضرات کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کا حال دیکھو کہ اُس نے مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز قرار دے دیا۔ اور اخبار اہلحدیث امرتسر کا فتوٰے پڑھ کر سُنایا۔

جب وہابی مولوی حافظ مسعود صاحب نے یہ فتوٰے سُنا تو سوچا ہو گا کہ اس فتوٰے سے تو وہابیوں کی ناک کٹ گئی۔ وہابیت کا ستیاناس ہو گیا۔ اور اہالیانِ کوٹلی لوہاراں کے اہلسنت وجماعت کے نزدیک ہمارا کوئی مقام نہیں رہا۔ دوسرے روز وہی حافظ مسعود نے جو اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کو شرک شرک کے فتوؤں سے نوازتے تھے۔ اپنے مولویوں سے مدد مانگنے اور خیرات کی بھیک مانگنے کے لیئے نہ معلوم کہاں کہاں دھکے کھائے مگر وہابی مولویوں نے بھی حافظ صاحب کے سامنے اس فتوٰی پر پردہ پوشی کی اور حافظ مسعود کو یہ کہکر

تسلی کر دی ہوگی کہ محمد ضیاء اللہ قادری نے غلط حوالہ دیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے تو ایسا کوئی فتوٰے نہیں دیا۔ اپنے مولویوں کے ایماء پر حافظ مسعود صاحب نے بڑی گرمجوشی سے رات کو تردیدی جلسہ کیا۔ اور جلسۂ عام میں لاؤڈ سپیکر پہ اعلان کیا کہ اگر کوئی مجھے ثناء اللہ صاحب کا یہ فتوٰی دکھا دے جو رات کو مولوی محمد ضیاء اللہ قادری بیان کر گیا ہے تو میں خدا کی قسم حنفی ہو جاؤں گا۔

علی الصبح سلطان الواعظین شیر پنجاب عمی الفاضل علامہ ابو النور محمد بشیر صاحب مدظلہ العالی کا فقیر کو حکمنامہ آیا کہ آج مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتوے والا اخبار اہلحدیث لے کر کوٹلی لوہاراں آؤ۔ تو فقیر ظہر کے وقت اہلحدیث امرتسر کی فائل لے کر پہنچ گیا۔ مولانا ابو النور محمد بشیر صاحب نے حکیم محمد عبد الغفور صاحب جو کہ اہلسنت و جماعت ہیں کی وساطت سے وہابیوں کو پیغام بھیجا کہ مولوی محمد ضیاء اللہ قادری وُہ فتوٰے لے کر سیالکوٹ سے آگیا ہے۔ لہٰذا آ کر اپنی آنکھوں سے وُہ فتوٰے پڑھ لو۔ تو وہابیوں نے کہا کہ مغرب کے بعد آئیں گے چنانچہ مغرب کے بعد وہابیوں کے مولوی ثناء اللہ جو کہ کوٹلی میں خطیب ہیں۔ حکیم محمد عبد الغفور صاحب کی معیت میں حضرت فقیہ الاعظم محدث کوٹلوی مولانا محمد شریف صاحب علیہ الرحمۃ کی مسجد کے حجرہ میں آئے۔

حجرہ آدمیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ کیونکہ حق و باطل کا موازنہ تھا۔ علامہ ابو النور محمد بشیر صاحب نے وہابی مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ رات کو آپ کے حافظ مسعود صاحب نے جلسۂ عام میں قسم اُٹھا کر کہا کہ اگر مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتوٰے جو کہ مولوی محمد ضیاء اللہ قادری بیان کر گیا ہے۔ کوئی دکھادے

تو میں خدا کی قسم حنفی ہو جاؤں گا۔ تو وہابی مولوی ثناء اللہ نے کہا کہ ہاں! میں بھی رات والے جلسہ میں موجود تھا۔ اور حافظ مسعود نے قسم اُٹھائی تھی۔ تو علامہ ابو النور محمد بشیر صاحب نے فرمایا یہ اہلحدیث امرتسر کی فائل ہے۔ اور اہلحدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء کا پرچہ ہے اس کے ص۱۱ پر وہی مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتوٰے ہے خود پڑھ لو۔ وہابی مولوی ثناء اللہ خطیب کوٹلی نے خود وُہ فتوٰی پڑھا۔ اور اقرار کیا کہ فتوٰے تو اسی طرح ہے پھر تمام لوگوں کے سامنے کہا کہ میں اور حکیم محمد عبد الغفور صاحب حافظ مسعود کو یہ فتوٰے جا کر دکھاتے ہیں۔ ان کے پیچھے پیچھے سب حضرات حافظ مسعود کی مسجد میں چلے گئے۔ حافظ صاحب نے جب یہ فتوٰے پڑھا تو کہا کہ واقعی فتوٰے میں تو مرزائیوں کے پیچھے نماز ہو جانا لکھا ہے۔ لہٰذا میں جو انکار کرتا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے نہیں لکھا غلطی پر تھا۔ حکیم محمد عبد الغفور صاحب نے کہا کہ حافظ مسعود صاحب آپ نے رات کو جلسۂ عام میں لاؤڈ سپیکر میں یہ اعلان کیا تھا کہ اگر فتوٰے دکھا دیا جاتے تو میں خدا کی قسم حنفی ہو جاؤں گا تو فوراً حافظ مسعود صاحب نے جو کہ وہابیوں کے خطیب ہیں تمام حضرات کے سامنے یہ کہا کہ میں نے جھوٹی قسم اُٹھائی تھی۔

ڈھیٹ اور بے شرم دُنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

بس پھر کیا تھا نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے رسالت بلند ہوئے اور مذہب حق اہلسنت و جماعت زندہ باد کے نعروں سے تمام قصبہ گونج اُٹھا اور وہابیوں کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔

؎ کہہ رہی ہے حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے کیسی اس بھری محفل میں رسوائی ہوئی

دوسرے روز عید تھی اس لیے مجھے سیالکوٹ ضروری آنا تھا کیونکہ جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ میں نماز عید پڑھانے کے فرائض سرانجام دینے تھے علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب مدفیوضہٗ نے دعاؤں سے فقیر کو الوداع کہا۔

دوسرے روز وہابیوں نے اپنی جماعت کے دونوں مولویوں یعنی مولوی ثناء اللہ اور حافظ مسعود کو امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دینے سے ہٹا دیا اور عید کی نماز پڑھانے کے لیے باہر سے کسی وہابی مولوی کو مدعو کیا۔

کوٹلی کے وہابیوں نے اپنے مولویوں کو چھٹی کیوں دی

مولوی ثناء اللہ کو تو جواب اس لیے دیا کہ تم حوالہ دیکھنے کیوں گئے اور حافظ مسعود کو جواب اس لیے دیا

---

[1] فقیر مسلک حق اہل سنت وجماعت کی جو اپنی توفیق کے مطابق خدمات انجام دے رہا ہے یہ سب مرشدی سیدی حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف اُستاذی شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم صاحب شیخ الجامعۃ الحنفیہ سیالکوٹ مخدومی محدث کوٹلوی علامہ محمد شریف علیہ الرحمۃ اور مربی علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب کی خصوصی توجہات اور دعاؤں کا صلہ ہے۔
(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

کہ تم نے کیوں تسلیم کیا کہ فتوٰی تو لکھا ہے۔ کوٹلی کے وہابیوں کا اصل مقصد یہ تھا کہ اپنے اکابرین کی روایات پر عمل کرتے ہوئے میں نہ مانوں والے وظیفہ پر عمل پیرا ہو جانا تھا۔ بعد میں نہ معلوم کتنی منت سماجت کے بعد ان دونوں کو اپنے اپنے فرائض سرانجام دینے کے لیے اپنے اپنے منصب پر بحال کیا۔

نامعلوم کوٹلی لوہاراں کے وہابی اندر بیٹھ کر اپنے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کو کتنا بُرا بھلا کہتے ہوں گے۔ جس کے فتوے نے ان کی وہ رسوائی کرائی جو کہ ان کی نسلیں تک یاد رکھیں گی۔

سیالکوٹی وہابی مولویوں کی چال

جب یہ فتوے شائع ہوا تو وہابیوں پر ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ عوام نے اُن سے پوچھا تو اُن کو اپنے بزرگ ثناء اللہ امرتسری کی بزرگی کی سالمیت اور عوام میں اپنی جماعت کی عزت مطلوب تھی تو اُنہوں نے مل کر یہ چال چلی اور عوام کو کہہ دیا کہ مولوی ثناء اللہ کا یہ فتوے اس وقت کا ہے جب مرزا قادیانی نے دعوئی نبوت نہیں کیا تھا۔ آخر فقیر بھی جھوٹے کے گھر تک پہنچنے والا ہے۔ فقیر نے جواب دیا کہ یہ فتوے ۲۱ مئی ۱۹۱۲ء کو مولوی ثناء اللہ امرتسری نے شائع کیا ہے۔ اور مرزا قادیانی کی موت ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل ۱۰ بجے دن واقع ہوئی۔ اور مرزا قادیانی کی موت کی یہ تاریخ خود ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر[1] ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع کی ہے۔

---

[1] نامعلوم ان وہابیوں کو مرزا قادیانی سے کیا قلبی لگاؤ اور عقیدت ہے کہ اس کی موت
(باذ صفحہ ۱۶۸/۱)

امام الوہابیہ ثناء اللہ | مرزائی کے پیچھے نماز جائز ہے کی تائید میں وہابی مولویوں کا فتوے

امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں اپنی تائید میں اپنی جماعت کے مولوی گل محمد ساکن موضع بڈانوالہ ضلع فیروز پور کا فتوٰی شائع کیا ہے ۔ کہ "امامت اور اقتدار اہلِ قبلہ کی سوائے فرقہ اہلِ سنت والجماعت کے یعنی مرزائی وچکڑالوی وبدعتی وخارجی کی بخوف فتنہ اور حالتِ اضطراری میں جائز ہے"۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری اس فتوے کے بعد وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "خاکسار (ثناء اللہ) بھی آپ کی رائے سے متفق ہے مگر حالتِ اضطراری کی تعریف آپ نے نہیں کی۔ جو میں کیے دیتا ہوں ۔ غالباً آپ کی مراد بھی یہی ہوگی۔ کہ جہاں پر ایسے لوگ (مرزائی وغیرہ) جماعت کرا رہے ہوں ۔

(اہلحدیث امرتسر ۲۴ ؍ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۸ء)

امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جب مرزائی کے پیچھے نماز جائز کا فتوے شائع کیا تو ایک وہابی ضمیر الدین نامی لوہاروی از دہلی نے امرتسری کا تعاقب کرتے ہوئے ان کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ "اخبار اہلحدیث میں چند

(بقیہ صفحہ ۱۶۷)

کی خبر دیتے ہوئے بھی اُس کی عزت اور عظمت کا اظہار کیا۔ موت کی خبر کی سُرخی "مرزا صاحب قادیانی کا انتقال" دی ہے ۔ یہ ہر ایک پر واضح ہے کہ لفظ انتقال کسی بزرگ اور مقتدر شخصیت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

روز ہوئے کہ آپ کا فتوے شائع ہوا ہے کہ اگر مرزائی یعنی تابع مذہب مرزا غلام احمد قادیانی نماز پڑھا رہا ہو۔ تو اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لی جاتے اور استدلال حدیث صَلُّوا خلف کل برٍ و فاجرٍ سے کیا ہے ۔ مخدوما[1] یہ فتوے درست نہیں معلوم ہوتا۔ اس واسطے کہ امامت ایک امر متہم بالشان ہے ۔ اور اس کے واسطے اپنا ہی ہم مذہب ہونا چاہیئے ۔"

مولوی ثناء اللہ امرتسری اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "عرصہ ہوا اخبار اہلحدیث میں اس مسئلہ پر دیر تک مذاکرہ ہوا تھا۔ جناب حافظ عبد المنان صاحب، مولانا حافظ عبد اللہ صاحب، جناب شاہ عین الحق صاحب، مولانا عبد العزیز صاحب وغیرہ علماء نے اتفاق (کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے) ظاہر فرمایا تھا۔ (اہلحدیث امرتسر ۲۸ ؍ جون ۱۹۱۲ء)

جب کہ اندھے ہیں خود پیر و مرشد
رہبری کیا کریں اندھے گھرانے والے

غیر مقلدین وہابی حضرات | مولوی عنایت اللہ اثری وزیر آبادی نے عمل بھی کر دکھایا

کے بقیدِ حیات مولوی عنایت اللہ اثری نے تو اس فتوے پر عمل بھی کر دکھایا جس کا تذکرہ خود حافظ عنایت اللہ اثری وزیر آبادی حال گجراتی اس طرح کرتے ہیں

---

[1] کتنی بڑی بے غیرتی اور جہالت ہے کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز قرار دینے والے کو مخدوما جیسے معزز لقب سے یاد کیا ہے ۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

کہ رمضان المبارک سے کچھ روز پیشتر میں نے یہاں محمود احمد سے کہا کہ نمازِ تراویح مسجدِ اقصیٰ یا کہ مسجدِ مبارک میں میں پڑھاؤں گا۔ آپ دو سطروں میں اعلان فرما دیں۔ موصوف نے فرمایا کہ آپ کی اقتدار میں کوئی نماز نہیں پڑھے گا۔ کہ آپ نے بیعت نہیں کی۔ میں نے عرض کی کہ بیعت تو سوچ سمجھ کر ہو گی بے سوچے بیعت کیسے کروں۔ نماز کا تعلق اسلام سے ہے بیعت سے نہیں۔ جب میں (عنایت اللہ) آپ کو مسلمان سمجھ کر اقتدار کر رہا ہوں۔ تو آپ کو میری اقتدار سے کون سی چیز مانع ہے۔ فرمایا ہمارا تو کوئی نہیں۔ تو اپنے طور پر آزادی سے ہمیں مسلمان قرار دیتا ہے۔ اور ہمارا آزادانہ خیال یہ ہے کہ تو کافر ہے۔ اور تیری اقتدار میں ہماری نماز نہیں ہو سکتی۔ (الجبر البلیغ ص ۱۲-۱۴ ج ۱)

ناظرین کرام:- اگر وہابی مولوی حافظ عنایت اللہ گجراتی میں رتّی بھر غیرتِ ایمانی ہوتی تو وہاں زمین میں ہی دھنس جاتا۔ مگر جن میں...... کا نام ونشان نہیں ان کو کیا پروا۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

مرزائیوں کو مسلمان سمجھنے والے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے والے اور نماز پڑھنے کو جائز قرار دینے والے کل قیامت کو اللہ تعالےٰ اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کیا مُنہ لے کر جائیں گے۔ کیا ان کو نجات اور بخشش کی اُمید ہے؟

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ پ ۲۲ ع ۴۔ بے شک جو ایذا دیتے

ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو اُن پر اللہ کی لعنت ہے۔ دُنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

محمد حسین بٹالوی کا فتوٰی ثناء اللہ مرزائی ہے

مولوی محمد حسین بٹالوی جو کہ وہابیہ[1] کے مجتہد ہیں۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار میں بھی ان کو مجتہد لکھا گیا۔ ان کا مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق فتوٰی ملاحظہ فرمائیں۔ جو کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے خود اخبار اہلحدیث امرتسر میں لکھا ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اشاعۃ السنۃ جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۲۷-۲۵۵ پر مجھ (ثناء اللہ) کو مرزائی لکھا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۷ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء)

اس کے علاوہ ثناء اللہ نے خود اقرار کر لیا ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی مجھے مرزائی قرار دیتے ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۲ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء، اہلحدیث امرتسر ص ۱۲ ۸ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

مولوی محمد حسین بٹالوی کا فتوٰی وہابیہ کی غزنوی پارٹی کے سرخیل عبد اللہ غزنوی کے شاگرد رشید عبد الحق غزنوی نے اپنی کتاب اربعین میں شائع کیا ہے۔ جس میں

---

[1] محمد حسین بٹالوی وہابیہ کی وہ مُقتدر شخصیت ہیں جنہوں نے ان کے فرقہ وہابیہ میں سب سے پہلے رسالہ اشاعۃ السنۃ جاری کیا۔
مولوی ثناء اللہ امرتسری نے خود ان کو اہلحدیث کے آنریبل بلکہ لاٹ مولوی لکھا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۶ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہی اپنے اخبار میں ان کو مجتہدین کی فہرست میں شمار کیا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص)

بٹالوی صاحب ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" پر تبصرہ اور اس کو غلط قرار دیتے ہوئے واضح الفاظ میں لکھا ہے۔ مصنف ھٰذا التفسیر الذی من اوّله الی آخره الحاد و تحریف مرزائی چکڑالوی نیچری خالص۔ اس تفسیر کا مصنف اس تفسیر سراپا الحاد و تحریف میں پورا مرزائی پورا چکڑالوی اور چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (اربعین ص۴۳)

ثناء اللہ مرزائی ہے

وہابیہ نجدیہ کے مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری کی گواہی قابلِ مطالعہ ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں کہ:

"پس اس زمانہ کے جھوٹے اہلحدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین جو حقیقت ماجاء بہ الرسول سے جاہل ہیں۔ وہ اس صفت میں وارث اور خلیفہ ہوتے ہیں شیعہ و روافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر و نفاق کی تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کا تھے۔ اسلام کی طرف اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں۔ ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہ مثل اہلِ تشیع کے دیکھو ملاحدہ نیچریہ جو کفار اور منافقین ہیں۔ وہ بھی انہی کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہوتے۔ اور انہی کو گمراہ کر کے ان سے اپنا حصہ مفروضِ کامل اور وافی مثل شیطان کے لے لیا۔ پھر ملاحدہ مرزائیہ قادیانیہ نکلے تو انہوں نے بھی انہی کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہونا اختیار کیا۔ اور جماعاتِ کثیرہ کو ان میں سے مرتد

اور منافق بنا دیا۔ اور جب ملاحدہ زنادقہ چکڑالویہ نکلے تو وہ بھی انہی کے دہلیز اور دروازہ سے داخل ہوتے۔ اور ایک خلق کو انہوں نے مرتد بنا دیا۔ اور جب یہ مولوی ثناء اللہ خاتمۃ الملحدین نکلا تو وہ بھی انہی جہال اہلحدیث کے باب اور دہلیز سے داخل ہو کر کیا جو کچھ کیا۔"

(کتاب التوحید والسنۃ ص۲۶۲ ج ۱)

ثناء اللہ کی جماعت میں مرزائیت کا شعبہ موجود ہے

وہابیوں کے قاضی عبدالاحد خانپوری نے مولوی ثناء اللہ امرتسری سردارِ وہابیہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"آپ کی جماعت میں مرزائیت کا شعبہ بھی موجود ہے۔"

(القول الفاصل ص۳)

مولوی عبدالواحد غزنوی کا مرزائیوں کو امرتسری سے اچھا سمجھا

وہابیوں کے محمد عبداللہ صاحب دبیر انجمن اہلحدیث لاہور نے لکھا ہے کہ:

"مولوی عبدالواحد غزنوی مرزائیوں کو مولوی ثناء اللہ صاحب سے اچھا سمجھتے ہیں۔" (اہلحدیث امرتسر ص۹ ۲۱ مارچ ۱۹۱۶ء)

ثناء اللہ مرزائی ہے

وہابیوں کے مولوی محمد حسین بٹالوی کو ان کے مدرسہ احمدیہ آرہ کے سالانہ جلسہ کا دعوت نامہ آیا۔ مولوی صاحب نے اس دعوت کا جواب جو لکھا وہ درج کیا جاتا ہے:

"خاکسار (بٹالوی) نے اس نوید کا یہ جواب دیا کہ اگر اس موقعہ

پر ثناء اللہ امرتسری کے اہلحدیث ہونے یا نہ ہونے پر آپ لوگ
مجھ سے بحث کریں۔ اپنا خیال (کہ وہ اہلحدیث ہے) مجھے سمجھا
دیں یا میرا خیال (کہ وہ چھپا معتزلی، مرزائی، چکڑالوی اور چھٹا
ہوا نیچری ہے۔) مجھ سے سمجھ لیں۔ تو میں جلسہ میں شریک ہوں گا
ورنہ اس خیال سے کہ یہ جلسہ اہلحدیث کا جلسہ نہیں ہے کیونکہ
وہ ایک غیر اہلحدیث کو اہلحدیث بنا رہے ہیں۔ میں نہ آؤں گا۔
(اشاعۃ السنۃ ص ۲۵۵، ۲۵۶ نمبر ۸ جلد ۲۱)

محمد حسین بٹالوی کا خود اپنا کردار

مرزا قادیانی نے جب اپنی کتاب براہینِ احمدیہ لکھی۔ جس میں مرزا
قادیانی نے اپنی خباثت کا کئی مقام پر اظہار بھی کیا ہے۔ اور کذب بیانی کا مظاہرہ
بھی کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں اپنے انگریزی الہامات کا تذکرہ بھی
درج کیا ہے۔ وہ کتاب مولوی محمد حسین بٹالوی (جو کہ غیر مقلدین وہابیہ کے مجتہدین
اور محدثین میں سے ہیں) نے پڑھی تو اس کو بہت پسند کیا اور مرزا قادیانی کے علم
اور اسلام میں ایک باکمال شخصیت تصور کرنے لگے۔ حتیٰ کہ اپنے اخبار اشاعۃ السنۃ
میں بھی شائع کر دیا۔ جو کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب 'براہین احمدیہ' کے ابتدا میں

ؔ وہابیوں کے بزرگ ترین اور آنریبل مولوی محمد حسین بٹالوی کے فتوے کے مطابق مولوی
ثناء اللہ امرتسری جس جلسہ میں شریک ہوتا تھا وہ جلسہ اہلحدیث کا نہیں ہوتا تھا۔ چہ جائیکہ اُس
کو سردارِ اہلحدیث لکھا جائے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

'براہینِ احمدیہ کا اثر' کا ہیڈنگ نمایاں سُرخی سے دے کر شائع کی۔ جو کہ درجِ ذیل
ہے۔ مرزا قادیانی رقمطراز ہے۔

اس کتاب (براہینِ احمدیہ) سے مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ چنانچہ مولوی
محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو سردار اہلحدیث سمجھے جاتے تھے۔ اس کتاب کا
خلاصہ مطالب لکھنے کے بعد اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کی۔

اب ہم اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔
ہماری رائے میں یہ کتاب (براہینِ احمدیہ) اس زمانہ اور موجودہ حالت کی نظر
سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔ اور آئندہ
کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اور اس کا مؤلف
(مرزا غلام احمد قادیانی) بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت
میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔
ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کم سے کم ایک ایسی کتاب
بتا دے جس میں جملہ فرقہائے مخالفینِ اسلام خصوصاً فرقہ آریہ۔ برہم سماج سے
اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام
کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ
حالی نصرت کا بیڑا اُٹھا لیا ہو۔ اور مخالفینِ اسلام ومنکرینِ الہام کے مقابلہ میں
مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوے کیا ہو۔ کہ جس کو وجودِ الہام میں شک ہو۔
وہ ہمارے پاس آ کر اس کا تجربہ ومشاہدہ کرے۔ اور اس تجربہ ومشاہدہ
کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۷ ص ۱۶۹)

(براہینِ احمدیہ مصنفہ مرزا قادیانی ص۱)

صیاد نے لگائے ہیں پھندے کہاں کہاں
سارے پتے عیاں ہیں اسی سبز باغ میں

تنظیم شبانِ اہلِ حدیث سیالکوٹ کا سفید جھوٹ

فقیر نے جب "مرزا قادیانی کی حقیقت" نامی کتابچہ میں مندرجہ بالا محمد حسین بٹالوی کی عبارت درج کی اور اکابرینِ وہابیہ کی مرزائیت نوازی کو آشکارا کیا تو ان کے غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی۔ تنظیم شبان اہلحدیث سیالکوٹ نے ایک پمفلٹ شائع کیا جس میں اپنے اکابرین کے زریں اصول کذب بیانی، دھوکہ دہی، مکاری بہتان تراشی اور جھوٹ از خود گھڑنے وغیرہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے اس دھبہ کو دُور کرنے کی خاطر سفید جھوٹ یہ لکھا کہ "مرزا غلام احمد پبلک کے سامنے پہلے ایک مصنف و مناظر کی حیثیت میں آیا چنانچہ اس کی ابتدائی تصنیف براہین احمدیہ عظمتِ قرآن اور رسالتِ محمدیہ کو ثابت کرنے سے غرض سے لکھی گئی۔ اس وقت اس کا دعویٰ نہ نبی ہونے کا تھا نہ مسیح موعود۔ نہ مجدد نہ محدث۔ لہٰذا مختلف اہلحدیث، دیوبندی اور بریلوی علماء نے اس کے بُرے بھلے کام کی تعریف کی۔ (پمفلٹ انہیں لگام دو، ص۲)

ناظرینِ کرام:- کس قدر مکاری اور ابلہ فریبی سے اپنے جماعت کے اکابرین کے دامن کو صاف کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر ان کو یقیناً یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کے اکابرین کا پوسٹمارٹم کرنے والا محمد ضیاء اللہ قادری ان کے اس مکر کو

کارگر نہیں ہونے دے گا۔ مندرجہ بالا صفائی کی عبارت میں یہ لکھا ہے کہ اس وقت اس (مرزا قادیانی) کا دعوےٰ نہ نبی ہونے کا تھا نہ مسیح موعود نہ مجدد نہ محدث۔

لیکن تنظیم شبانِ اہلِ حدیث والوں کے سردار اور نام نہاد فاتح قادیان ثناء اللہ امرتسری کی تحریر ان کے مکر و فریب اور کذب بیانی کو تار تار کرتی ہے۔ وہ تحریر ملاحظہ ہو۔

ثناء اللہ امرتسری کی گواہی

ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ مرزا صاحب براہینِ احمدیہ ص۴۹۹ پر حضرت مسیح کی حیات کا عقیدہ ظاہر کرتے ہیں حالانکہ یہ بقول ان کے شرک ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ وہ براہینِ احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ میں مجدد بھی ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر ص۵ ۲۶ جولائی ۱۹۴۲ء)

تنظیم والو بتاؤ آپ کے ماسٹر ساجد میر نے کس قدر آپ کو اور تمام وہابیوں کو دھوکہ میں رکھا۔ ماسٹر ساجد میر نے تو اعلانیہ جھوٹ بولتے ہوئے لکھدیا کہ مرزا قادیانی نے اس وقت مجدد ہونے کا بھی دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ مگر ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ اس وقت مجدد ہونے کا مرزا قادیان مدعی تھا۔ مولوی کا اعتبار کریں کہ ماسٹر کا۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زُلفِ دراز میں!
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

جھوٹ پر جھوٹ یہ کہ مرزا قادیانی کے بُرے بھلے کام کی تعریف مختلف اہلحدیث۔ دیوبندی اور بریلوی علماء نے کی۔

وہابی اور دیوبندی مولویوں نے تو کی ہے جو کہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے مگر بریلوی علماء نے تو قطعاً نہیں کی۔ اگر کی ہوتی تو ان کا ذب علماء کا ضرور نام لکھتا۔ الحمدللہ مسلکِ حق اہلِ سنت وجماعت کے علماء حق نے ہمیشہ مرزا قادیانی مرزائیوں اور دیگر بدمذہبوں کی خوب تردید کی ہے۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ؏

باندھی ہے تو نے زیرِ فلک جھوٹ پہ کمر

تنظیم شبانِ اہلِ حدیث سیالکوٹ کا عقیدہ کفریہ

تنظیم شبانِ اہلحدیث سیالکوٹ نے اپنی مندرجہ بالا تحریر مرزا قادیانی کی کتاب براہینِ احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس (مرزا قادیانی) کی ابتدائی تصنیف عظمتِ قرآن اور رسالتِ محمدیہ کو ثابت کرنے کی غرض سے لکھی گئی۔

ناظرین حضرات! مندرجہ وہابیوں کی تنظیم کی عبارت سے اظہر من الشمس ہے کہ براہینِ احمدیہ مرزا قادیانی کی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے تنظیم والوں کے نزدیک بالکل درست ہے۔ بلکہ وہابیوں کے نزدیک براہینِ احمدیہ کتاب سے عظمتِ قرآن پر بہترین دلائل ہیں۔ لہٰذا یہ ثابت ہوگیا کہ براہینِ احمدیہ میں مرزا قادیانی نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہابیوں کا اس پر ایمان ہے۔ لہٰذا اب چند ایک براہینِ احمدیہ کے حوالہ جات پیش کیے جاتے جن سے واضح طور پر کفر ٹپکتا ہے۔

خودساختہ آیت

مرزا قادیانی نے براہینِ احمدیہ میں خود ساختہ آیات بھی لکھی ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

مِنْ رَّسُوْلٍ ولا نبی ولا محدث اِلَّا اذا تمنّیٰ القی الشیطان فی امنیته فینسخ اللّٰه ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللّٰه آیاتِه۔

(براہینِ احمدیہ ص۶۲۳)

مرزا قادیانی نے براہینِ احمدیہ کی فہرست میں اس آیت کو سورۃ انبیاء کی آیت لکھا ہے۔ حالانکہ سورۃ انبیاء کی آیت یہ ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ۔ (الانبیاء پ۱۷)

مرزا قادیانی نے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ تک ٹھیک لکھا ہے مگر وَلَا نَبِیٍّ سے آیَاتِهٖ تک خود ساختہ آیت لکھی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

تنظیم شبانِ اہلِ حدیث! آپ کے نزدیک مرزا قادیانی نے براہینِ احمدیہ میں یہی عظمتِ قرآن اور رسالتِ محمدیہ کو ثابت کیا ہے؟ ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مرزا قادیانی کو انگریزی میں الہام

مرزا قادیانی نے اسی کتاب براہینِ احمدیہ میں اپنے الہامات کا تذکرہ کرتے ہوئے الہامات لکھے ہیں۔ جن میں دو الہام درج کیے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:-

"ایک دفعہ کسی امر میں جو دریافت طلب تھا۔ خواب میں ایک درم

نقرہ جو بشکل بادامی تھا اس عاجز کے ہاتھ میں دیا گیا۔ اس میں دو سطریں تھیں اول سطر میں یہ انگریزی فقرہ لکھا تھا۔ یس آئی ایم ہیپی۔ اور دوسری سطر جو خطِ فارق ڈال کر نیچے لکھی ہوئی تھی۔ وہ اسی پہلی سطر کا ترجمہ تھا یعنی یہ لکھا تھا کہ ہاں میں خوش ہوں۔ ایک دفعہ کچھ حزن اور غم کے دن آنے والے تھے کہ ایک کاغذ پر بہ نظرِ کشفی یہ فقرہ انگریزی میں لکھا ہوا دکھایا گیا۔ لائف آف پن یعنی زندگی دکھ کی۔ ایک دفعہ بعض مخالفوں کے بارہ میں جنہوں نے عنادِ دلی سے خواہ مخواہ قرآن شریف کی توہین کی تھی۔ اور عداوتِ ذاتی سے جس کا کچھ چارہ نہیں دینِ متین اسلام پر بیجا اعتراضات اور بیہودہ تعرضات کیے تھے۔ یہ دو فقرے انگریزی میں الہام ہوئے گوڈ از کمنگ بائی ہز آرمی۔ ہی از وِد یو ٹو کِل اینمی۔ (براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۵۲ تا صفحہ ۵۵۴)

عربی میں الہامات

اب چند ایک عربی میں مرزا قادیانی کے الہام درج کرتا ہوں۔ جو کہ براہینِ احمدیہ میں درج ہیں۔

مرزا قادیانی رقمطراز ہیں کہ "سب سے زیادہ عربی زبان میں الہام ہوتا خصوصاً آیاتِ[1] فرقانیہ میں بکثرت اور بہ تواتر ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی قدر عربی الہامات جو بعض عظیم الشان پیشگوئیوں اور احساناتِ الٰہیہ پر مشتمل ہیں ذیل میں معہ ترجمہ لکھے جاتے ہیں۔ تاکہ اگر خدا چاہے تو طالبِ[2] صادق کو ان سے فائدہ ہو۔

[1] آیاتِ فرقانیہ کے لفظ سے واضح ہے کہ مرزا قادیانی پر آیات کا بھی نزول ہوتا رہا ہے۔ وہابیو! یہ ہے عظمتِ قرآن آپ کے نزدیک۔

اور تا مخالفوں کو بھی معلوم ہو کہ جس قوم پر خداوندِ کریم کی نظرِ عنایت ہو اور جو لوگ راہِ راست پر ہوتے ہیں اُن سے کیونکر خداوندِ کریم اپنے مکالمات اور مخاطبات میں مہربانی پیش آتا ہے۔ اور کیونکر اُن تفضلات سے پیش از وقوع اطلاع دیتا ہے جن کو اُس نے لطفِ محض سے اپنے وقتوں پر طیار رکھا ہے اور الہامات یہ ہیں۔ بورکت یا احمد وکان ما بارک اللّٰہ فیك حقاً فیك۔ اے احمد تو مبارک کیا گیا اور خدا نے جو تجھ میں برکت رکھی ہے۔ وہ حقانی طور پر رکھی ہے۔ شانكَ عجیب واجرکَ قریب تیری شان عجیب ہے اور تیرا بدلہ نزدیک ہے۔ اِنِّیْ رَاضٍ مِنْكَ اِنِّیْ رَافِعُكَ اِلَیَّ الارض والسّمآء مَعَك کما هُوَ مَعِیَ میں تجھ سے راضی ہوں میں تجھے اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔ انت وجیه فی حضرتی اخترتك لنفسی۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے تجھے اپنے لیے اختیار کیا۔ اَنْتَ مِنِّیْ بمنزلة توحیدِیْ وتفریدی فحان ان تعان وتعرف بین النَّاس۔ تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسا میری توحید اور تفرید سو وہ وقت آ گیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھ کو لوگوں میں مشہور[1] و معروف کیا جائے۔ هَلْ اَتیٰ

[2] طالبِ صادق کا لفظ "تنظیم شبانِ اہلحدیث" کی اپنے پمفلٹ میں تحریر کردہ عبارت کے مطابق ان وہابیوں پر بھی صادق آتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری)

[1] تنظیم شبانِ اہلحدیث سیالکوٹ نے اسی لیے تو مرزا قادیانی کی کتاب براہینِ احمدیہ کی تعریف کی ہے اور تشہیر کی ہے۔

عَلَی الانسان حین من الدھر لَم یَکُنْ شیئاً مذکورًا[۲]۔ کیا انسان پر یعنی
تجھ پر وہ وقت نہیں گزرا کہ تیرا دُنیا میں کچھ بھی ذکر و تذکرہ نہ تھا یعنی تجھ کو
کوئی نہیں جانتا تھا کہ تو کون ہے اور کیا چیز ہے اور کسی شمار و حساب میں نہ
تھا یعنی کچھ بھی نہ تھا سبحان اللہ تبارك و تعالیٰ زاد مجدك ینقطع
آباءَ كَ و یبدء منكَ سب پاکیاں خدا کے لیے ہیں جو نہایت برکت
والا اور عالی ذات ہے۔ اُس نے تیرے مجد کو زیادہ کیا۔ تیرے آبار
کا نام اور ذکر منقطع ہو جائے گا۔ یعنی بطور مستقل اُن کا نام نہیں رہے گا! اور
خدا تجھ سے ابتدا ر شرف اور مجد کا کرے گا۔ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ
الْفَتْحُ و تمت کلمة ربّكَ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتم بِهٖ تستعجلون۔
جب مدد الٰہی اور فتح الٰہی آئے گی اور تیرے رب کی بات پوری ہو
جائے گی۔ تو کفار اس خطاب کے لائق ٹھہریں گے کہ یہ وہی بات ہے
جس کے لیے تم جلدی کرتے تھے۔ نصرت بالرعب و
احییت بالصدق ایھا الصدیق نصرت قالوا لات
حین مناص۔ تو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ
زندہ کیا گیا۔ اے صدیق (مرزا قادیانی) تو مدد کیا گیا۔ اور مخالفوں نے
کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ وَمَا کَانَ اللّٰہ لیترَ لكَ حتّٰی

[۲] یہ قرآنِ پاک کی آیت ہے مگر مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ مجھ
پر اس کا الہام ہوا ہے۔ وہابیوں یہ ہے کہ براہینِ احمدیہ میں عظمتِ قرآن۔

یمیز الخبث مِنَ الطیب اور خدا ایسا نہیں جو تجھے (مرزا قادیانی)
چھوڑ دے جب تک وہ خبیث اور طیب میں فرق نہ کرے۔ دَ نیٰ
فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ[۱]۔ یا آدم اسکن انت و
زوجكَ الجنّة یا مریم اسکن انت و زوجكَ الجنّة یا احمد
اسکن انت و زوجكَ الجنّة نفخت فیكَ من لدُنّی روح
الصّدق۔ اے آدم اے مریم اے احمد (مرزا قادیانی) تو اور
جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجاتِ حقیقی کے وسائل میں
داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی
ہے۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہ قَرِیْباً مِنَ الْقَادِیَانْ[۲] و بالحق اَنْزَلْنَاہُ و بالحق
نزل صدق اللہ و رَسوله و کان امر اللہ مفعولا۔ یعنی ہم نے
ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان
کے قریب اُتارا ہے۔ اور ضرورتِ حقہ کے ساتھ اُتارا ہے۔ اور بضرورت
حقہ اُترا ہے۔ خدا اور اُس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر
پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات

[۱] یہ بھی قرآنِ پاک کی آیت ہے جو امام الانبیاء ختم المرسلین کی شانِ اقدس میں نازل ہوئی
مگر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اس آیت کا مجھ پر بھی الہام ہوا۔ وہابیو! براہینِ احمدیہ میں
عظمتِ نبیِ قرآن اور رسالتِ محمدیہ کا ثبوت آپ کے نزدیک ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

[۲] وہابیو! دیکھا عظمتِ قرآن کا کرشمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لیے حضرت نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرۂ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے۔

اس کے بعد مرزا قادیانی واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ "اس عاجز (مرزا قادیانی) کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔ اس لیے خداوند کریم نے مسیح کی پیش گوئی میں ابتدا سے اس عاجز کو بھی شریک رکھا ہے۔ یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے یعنی روحانی طور پر دینِ اسلام کا غلبہ جو حججِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ پر موقوف ہے۔ اس عاجز (مرزا قادیانی) کے ذریعہ سے مقدر ہے۔ گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہوا۔ پھر اس کے بعد یہ الہام ہوا۔ اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مستقیم فَاصْدَعْ بما تؤمر واعرض عن الجاھلین تو سیدھی راہ پر ہے۔ پس جو حکم کیا جاتا ہے۔ اس کو کھول کر سنا۔ اور جاہلوں سے کنارہ کر۔ یحمدک اللہ و یمشی الیک خدا تیری تعریف کرتا ہے۔ اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت سیر کرایا۔ بشرٰی لک یا احمدی انت مرادی ومعی غرست کرامتک بیدی۔ خوشخبری ہو تجھے اے میرے احمد (مرزا قادیانی) تو میری مراد ہے۔ اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری کرامت کو

اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان وَمَا ارسلناک اِلَّا رحمۃً للعالمین اور جب تجھ (مرزا قادیانی) سے میرے بندے میرے بارے سوال کریں تو میں نزدیک ہوں۔ دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اور میں نے تجھے (مرزا قادیانی) اس لیے بھیجا ہے کہ تا کہ سب لوگوں کے لیے رحمت کا سامان پیش کروں۔ یا احمد فاضت الرحمۃ علٰی شفتیک اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الکوثر فَصَلِّ لِرَبِّکَ وانحر واقم الصلوٰۃ لذکری انت معی وانا معک سرک سری وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک انک عَلٰی صِرَاطٍ مستقیم وجیھا فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین۔ اے احمد (مرزا قادیانی) تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔ ہم نے تجھ کو معارف کثیرہ عطا فرمائے ہیں سو اس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے اور میری یاد کے لیے نماز کو قائم کر تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ہم نے تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی۔ اتار دیا ہے اور تیری ذکر کو اونچا کر دیا ہے۔ تو سیدھی راہ پر ہے۔ دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقربین میں سے ہے (براہین احمدیہ ص۵۵۷ تا ص۵۹۶)

قارئین کرام:۔ مرزا قادیانی کی کتاب براہینِ احمدیہ کی عبارات اور الہامات کو آپ نے بغور پڑھا ہے۔ یہ اسی کتاب کی عبارات ہیں

جس کے بارے میں وہابیوں کی تنظیم شبان اہلحدیث سیالکوٹ والوں نے کس بے شرمی اور بے غیرتی سے لکھا ہے کہ "براہینِ احمدیہ عظمتِ قرآن اور رسالتِ محمدیہ کو ثابت کرنے کی غرض سے لکھی گئی۔"

معلوم ہوا کہ براہینِ احمدیہ میں جو کچھ بھی لکھا ہے۔ وہابیوں کی سیالکوٹ کی تنظیم اس کی تصدیق کرتے ہوئے اُسی گڑھے میں گری ہے جہاں مرزا قادیانی۔ اگر عوام یہ کہے کہ تنظیم شبانِ اہلحدیث سیالکوٹ اور مرزائیوں کا قارورہ ایک ہے۔ تو بالکل بجا ہے ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں!

مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی کتاب براہینِ احمدیہ نامی کتاب کی تقریظ جو لکھی تھی۔ وہ مرزا قادیانی کے خیالات اور عقاید سے واقف ہوتے ہوئے لکھی تھی۔ جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے خود تقریظ لکھنے سے پہلے اسی رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ میں (جس میں تقریظ لکھی ہے) یہ لکھا ہے کہ "مولف براہینِ احمدیہ (مرزا غلام احمد قادیانی) کے حالات وخیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں۔ ہمارے معاصرین سے ایسے کم نکلیں گے مولف صاحب ہمارے ہم وطن ہی نہیں بلکہ اوائل عمر میں ہمارے ہم مکتب بھی رہے ہیں۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۷ ۶)

مندرجہ بالا محمد حسین بٹالوی کی عبارت سے اظہر من الشمس ہے کہ بٹالوی صاحب مرزا قادیانی کے خیالات اور واقف ہیں، بلکہ مرزا قادیانی کے بارے میں یہ بھی وضاحت سے لکھ دیا کہ وہ صرف ان کے ہمعصر ہی نہیں بلکہ ہم مکتب ہیں۔ اب ہم مکتب کے الفاظ سے خود فیصلہ فرمالیں کہ مرزا قادیانی پہلے کیا تھا۔

اس لیے تو وہابی حضرات کے اکابر مولوی مثلاً مولوی محمد حسین بٹالوی عبدالجبار غزنوی وغیرھم مرزا قادیانی سے دعائیں کراتے تھے جیسا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری کا مضمون جو شائع کیا ہے۔ اس میں یہ حقیقت درج ہے۔

غیر مقلدین وہابی حضرات کے حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری لکھتے ہیں کہ "مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبدالجبار غزنوی کے سبب سے میں بھی مرزا (غلام احمد قادیانی) کا معتقد ہو گیا۔ اور میں نے مرزا صاحب کو مخالفینِ اسلام کے مقابلہ میں بڑی بڑی امداد کی کہ آجتک کسی نے ایسی امداد نہیں کی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی مرزا صاحب کی بہت امداد کی۔ اور جس وقت مرزا صاحب امرتسر میں آیا کرتے تھے۔ مولوی عبدالجبار صاحب بھی ان سے دعا کرانے جایا کرتے تھے۔ یہ باتیں سب کو معلوم ہیں اور مشہور ہیں۔ ابھی مرزا صاحب بھی زندہ ہیں۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی زندہ ہیں۔ تحقیق کرلیں۔"

(اہلحدیث امرتسر ص ۹ کالم ۱، ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء)

دیوبندیوں کے مولوی محمد میاں صاحب کی گواہی	دیوبندی حضرات کے مولوی محمد میاں

صاحب بھی اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ غیر مقلدین وہابیہ کے اکابر مرزا غلام احمد قادیانی کے ممد و معاون اور ایڈووکیٹ تھے۔ مولوی محمد میاں دیوبندی کی اصل عبارت درج کی جاتی ہے۔

ہماری آنکھوں نے دیکھا ہے کہ مرزا غلام احمد آنجہانی نے مذاہبِ باطلہ کی تردید کے نام پر کتابیں تصنیف کرنی اور تجارتی فوائد حاصل کرنے شروع کیے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسری اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم ان کے لیے دہنا اور بایاں بازو تھے۔ (دو ضروری مسئلے ص۲ مطبوعہ دیوبند از میاں محمد)

ماسٹر ساجد میر کے داداجان ابراہیم میر کا بیان

تنظیم شبانِ اہلحدیث والو! آپ کے خطیب ماسٹر ساجد میر کے داداجان ابراہیم میر کی بھی شہادت آپ کو پڑھائے دیتا ہوں تاکہ آپ کے مولوی حضرات جو مکارانہ چال چلتے ہوئے اس دھبہ کو چھپانا چاہتے ہیں۔ اس کی قلعی اچھی طرح کھل جائے۔

وہابیہ کے مولوی عبدالعزیز سیکرٹری جمعیت مرکزیہ اہلحدیث ہند لکھتے ہیں کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی حضرت امام عبدالجبار غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر (عربی) کو جماعتِ اہلحدیث کے لیے ایک فتنہ قرار دیا۔ اور کہا کہ مرزائی فتنہ سے یہ زیادہ فتنہ ہے۔ (فیصلہ مکہ ص۱)

اب بھی آپ کی تسلی ہوئی یا کہ نہ۔ اب تو آپ کے داداجان نے آپ

کے سردار ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر کو مرزائی فتنہ سے بڑھ کر فتنہ قرار دیا ہے ؎

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے مانو یا نہ مانو

موجودہ امیر جمعیت اہلحدیث محی الدین لکھوی کا حال

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مستند اور مقتدر مولوی عبدالقادر[1] حصاری اپنی جماعت کے امیر مولوی محی الدین لکھوی کے عقائد کا انکشاف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "میں (عبدالقادر حصاری) لاہوری جمعیت میں اس لیے شمولیت نہیں ہو سکتی کہ اس کے لکھوی امیر صاحب کے عقائد میں مرزائیت سرائیت کر گئی ہے۔ جس شخص کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ خروج دجال اور ظہور مہدی نہیں ہو گا۔ یہ سب افسانے ہیں اور یہ عیسائی عقیدہ ہے کہ عیسٰے علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور بخاری و مسلم میں جعلی اور ناقابلِ اعتبار حدیثیں ہیں۔ مولوی معین الدین اور محی الدین لکھوی ایسے عقائد والے شخص کو کافر نہیں کہتے حالانکہ لکھوی خاندان کے جدِ بزرگوار عارف باللہ مولانا عبدالرحمٰن مدفون مدینہ منورہ اور دیگر اکابر علماءِ اہلحدیث کا فتوٰی شائع

[1] مولوی عبدالقادر حصاری کی یہ تحریر وہابیہ کے موجودہ دور کے مقتدر مولوی حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہلحدیث لاہور میں شائع کی ہے۔ (فقیر قادری)

ہو چکا ہے کہ حیاتِ مسیح کا منکر کافر ہے۔ مگر مولوی محمد علی کے دونوں صاحبزادے صرف اپنے والد کی رعایت کے لیے اپنے خاندان کے بزرگ اعلٰے کے فتوٰے کا انکار کرتے ہیں۔ اور مولوی محی الدین لکھوی تو اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے۔

(تنظیم اہلحدیث لاہور ص۶ کالم ۱-۲-۲۲ مارچ ۱۹۷۴ء)

کوٹلی لوہاراں مغربی میں وہابیہ کی جمعیت کے امیر کی بیوی مرزائی تھی

کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں وہابیہ کی جمعیت کے امیر عبداللہ شہری کی بیوی مرزائی تھی۔ اور آخر دم تک وہ مرزائی رہی۔ ربوہ جاتی تھی۔ اُس کے لڑکے بھی مرزائی ہیں۔ یہ ہے کوٹلی لوہاراں کے وہابیوں کی بے غیرتی کہ امیر وہ بنا جس کی بیوی مرزائی۔

کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں وہابیوں نے ایک دفعہ اپنی روایات کے مطابق بہت اودھم مچایا اور مسلمانانِ اہلسنت پر کفر و شرک کے فتوؤں کی بوچھاڑ کی۔ تو فقیر نے وہاں اپنی تقریر میں ایک عظیم اجلاس میں وہابیوں کے شرانگیز خطیب حافظ مسعود کو چیلنج کیا تھا کہ مزہ تو تب ہے کہ صبح درس میں یہ مسئلہ بتاؤ کہ اس کی جماعت کے امیر کی جو اولاد ہے اس کے نزدیک حلال ہے کہ حرام؟

لیکن حافظ مسعود کو آج تک حقانیت کا اظہار کرنے کی جُرأت نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس کو اچھی طرح علم ہے کہ اگر حق گوئی کی جُرأت کی تو مسجد سے نکلنے کی زحمت مجھے کرنا پڑے گی۔ نیز روزی کی صعوبت بھی برداشت کرنی پڑے گی۔

حافظ مسعود کا اس مسئلہ کی وضاحت نہ کرنا بیّن ثبوت ہے کہ حافظ مسعود کا توکل اللہ تعالٰے پر نہیں بلکہ اپنی جماعت پر ہے۔ اللہ تعالٰے انکی خود ساختہ توحید سے مسلم عوام کو بچائے آمین۔

وہابیوں کی مشکل کا حل

وہابیوں کو آج تک اس کا جواب نہیں آیا اور منہ چھپاتے پھرتے ہیں۔ وہابی مولویوں کا پوسٹ مارٹم کرنے والا محمد ضیاء اللہ قادری ان کی مشکل حل کر دیتا ہے۔

وہابیو! آپ کے سردار اور شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری نے مرزائین کے ساتھ نکاح جائز قرار دیا ہے۔ اصل فتوٰے مع سوال و جواب پیشِ خدمت ہے۔

س:- باپ بیٹی دونوں مرزائی ہیں لیکن غیر مرزائی مرد سے نکاح پر دونوں رضامند ہیں۔ نکاح جائز ہے یا نہ۔ جبکہ ناکح اور منکوحہ اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں

(شیخ قاسم علی از بہاولپور)

ج:- اگر عورت مرزائین ہے تو اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو میرے ناقص علم میں نکاح جائز ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱۲ کالم ۲، ۱۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والا کافر نہیں ہے

ہر فرقہ کے مولویوں کے نزدیک مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ اور سب سے پہلے یہ فتوٰے میرے اعلیحضرت عظیم البرکت، امام اہلِ سنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی

قدس سرہ القوی نے جاری فرمایا۔ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ مگر وہابیہ نجدیہ کا گروہ ایک ایسا گروہ ہے جس کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری اس کے قائل نہیں جیسا کہ ان کے فتاویٰ سے اظہر من الشمس ہے۔ فقیر سائل کے سوال اور ثناء اللہ امرتسری کے جواب دونوں تحریر کرتا ہے۔

س ۲۱۳: جالندھر میں ایک رسالہ نکلا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے کیا یہ صحیح ہے؟

ج ۲۱۳: مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والے کو کافر کہنا صحیح نہیں ہے!

س ۲۱۴: رسالہ مذکور میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کو کافر نہ کہے اُس کی اقتدار جائز نہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

ج ۲۱۴: یہ قول بھی بلا دلیل بلکہ غلط ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۷، ۱ جولائی ۱۹۰۸ء)

ڈاکٹر بشارت احمد مرزائی کیلئے مرنے کے بعد دعائے رحمت کرنا

کسی مسلمان کی ایمانی غیرت مرزائی کے نام کے آگے مرحوم لفظ لکھنا برداشت نہیں کرتی۔ مگر غیر مقلدین حضرات کے امام اور سردار ثناء اللہ امرتسری نے مرزا قادیانی کے مشہور و معروف معتقد اور نیاز مند ڈاکٹر بشارت احمد کے مرنے کی خبر شائع کرتے ہوئے ان کے نام کے آگے مرحوم لکھا ہے۔ اصل مضمون ملاحظہ ہو۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب رکن جماعت احمدیہ لاہور کافی عمر پا کر انتقال کر گئے سب کا راستہ یہی ہے۔ متوفی حکیم نور الدین خلیفہ اوّل

قادیان کی طرح خاص فلسفیانہ دماغ رکھتے تھے۔ آئندہ پرچے میں ہم ان دونوں فلاسفروں کی فلسفیانہ تحقیقات کا نمونہ دکھائیں گے۔ ان شاء اللہ! مرحوم؎ میں ایک خاص وصف تھا کہ میاں محمود خلیفہ قادیان کو کھری کھری سنانے میں باک نہیں محسوس کرتے تھے۔ اس لیے ہمیں بھی ان کے انتقال پر افسوس ہے اور ان کے متعلقین سے ہمدردی ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ص۶، ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء)

مرزائیوں کے خلاف وہابی مولویوں نے جلسہ نہ ہونے دیا

غیر مقلدین وہابی حضرات مرزا قادیانی کی تبلیغ اور اس کے فروغ کے لیے کئی قسم کے حربے استعمال کرتے تھے۔ جس کی شہادت خود انجمن اہلحدیث لاہور کے رکن عبداللہ دلبر کی مندرجہ ذیل تحریر دے رہی ہے کہ "انجمن اہلحدیث لاہور نے چاہا کہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء کو مرزائیوں کے جلسہ کے بعد اپنا جلسہ کریں۔ جس میں رواج کے اتباع سنت اور مرزائیوں کے خلاف بیان کی تردید ہو۔ مگر سخت افسوس ہے کہ ہمارے گروہ اہلحدیث کے علماء نے جلسہ نہ ہونے دیا۔ اور

؎ مرحوم کا لفظ مسلمان کے نام کے لیے لکھا جاتا ہے۔ نہ کہ کافر کے لیے جو مرحوم کا لفظ مرزائی کے نام کے ساتھ استعمال کرتا ہے وہ مرزائیوں کو مسلمان سمجھتا ہے اور مرزائیوں کے کفر میں شک کرتا ہے۔ عوام تو عوام یہ وہابیوں کے سردار ثناء اللہ امرتسری کا کارنامہ اور کرتوت ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ امرتسری غفرلہٗ)

نہ ہونے دیا۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱۳ کالم ۲ ۴ فروری ۱۹۱۶ء)

آپ بھی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی!

ناظرین! آخر یہ وہابی مولوی ایسا کیوں کرتے تھے۔ صرف اور صرف اس لیئے کہ مرزائیوں کے ساتھ ان کی خوب گٹھ جوڑ تھی جیسا کہ وہابیہ کے غزنوی خاندان کے ایک جلیل المرتبت فرزند اسماعیل غزنوی نے مرزا قادیانی کے سخت پیرو کار اور اس کے مشن کے زبردست مبلغ ظہور الدین اکمل کے نام جو خط لکھا اس کی تحریر بتا دیتی ہے۔ اور اسی خط کو امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے شائع کیا ہے۔ وہ مکمل خط درج کیا جاتا ہے۔ پڑھیں اور وہابیت کو مرزائیت کی چوکھٹ پر دریوزہ گری کرنے کی بے غیرتی کا بھی اندازہ لگائیں۔

وہابیہ کے غزنوی خاندان کے قادیانیوں سے تعلقات

وہابیہ نجدیہ کے مشہور خاندان غزنویہ کے مرزائیوں کے ساتھ تعلقات کی شہادت فخر الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "یہ غزنوی خاندان اس لیے میرا مخالف ہے کہ مخالفت کے دورِ جدید میں قادیانی تعلق ہے"۔ (تحفہ نجدیہ ص از ثناء اللہ امرتسری)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی کتاب میں مولوی عبد الواحد غزنوی کے لڑکے مولوی اسماعیل غزنوی کا ایک خط جو کہ انہوں نے مرزائیوں کے اخبار الفضل کے ایڈیٹر قاضی ظہور الدین اکمل کو لکھا۔ اس کا عکس شائع کیا

ہے۔ جس سے وہابیوں کے مرزائیوں کے ساتھ احسن تعلقات کا بین ثبوت ملتا ہے۔ نیز وہابیوں کا مرزائیوں کو مسلمان سمجھنا بھی آشکارا ہوتا ہے۔ وہ نقل یہ ہے۔

مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل
قادیان

اسماعیل غزنوی کا امرتسر

امرتسر ۱۵.۲.۲۷
بسم اللہ الرحمن الرحیم

والا کرام۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

گرامی نامے ہر دو ملے۔ میں لاہور تھا۔ فتنہ ثنائیہ بھی چھپ کر طیار ہے آپ مستری صاحب یا کسی اور کو ہدایت کریں کہ وہ خود آکر ۲۵ فیصلہ مکہ اور پچاس فتنہ ثنائیہ آکر گھر سے لیجاوے۔ میں اپنی عدیم الفرصتیوں کی وجہ سے قاصر ہوں۔ کہ خود جا کر پہنچاؤں پچھلی دفعہ میں نے چوہدری غلام محمد صاحب کو دے دی تھیں۔

آپ کا اسماعیل (تحفہ نجدیہ)

لہ وہابیوں کی مقتدر شخصیت اسماعیل غزنوی (جو کہ داؤد غزنوی کے بھتیجے ہیں) کا مرزائی اخبار کے ایڈیٹر اکمل کو آپ کا لکھنا بین ثبوت ہے کہ اسماعیل غزنوی مرزائیوں کا تھا مسلمانوں کا نہیں تھا۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کا لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا

غیر مقلد وہابی مولوی عبد العزیز صاحب سیکرٹری مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند لاہور واضح الفاظ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی۔ (فیصلہ مکہ ص۳۱)

عدالت میں مرزائیوں کو مسلمان تسلیم کرنا

مولوی عبد العزیز صاحب ہی مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ نے مرزائیوں کو عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا۔ (فیصلہ مکہ ص۳۶)

مرزائیوں دجالوں کا دین

غیر مقلدین حضرات قاضی عبد الاحد صاحب خانپوری اپنی جماعت کے مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب کے بارے لکھتے ہیں کہ ثناء اللہ ملحد زندیق کا دین اللہ کا دین نہیں ہے۔ اس کا کچھ دین تو فلاسفہ دہریہ نمارودہ صابئین کا ہے جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں۔ اور کچھ دین اس کا معطلین فراعنہ کا ہے جو دشمن ہیں کلیم اللہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کچھ دین اس کا دجالوں نیچریوں مرزائیوں کا ہے جو دشمن ہیں عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ اور جو لوگ ان تینوں پیغمبروں کے مقابل ہیں الوہیت و ربوبیت کے مدعی و مقر ہیں۔ اور کچھ دین اس کا ابوجہل کا ہے جو اس امت کا فرعون تھا بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ وہ مثلیت کا قائل نہ تھا۔ اور یہ زندیق

(ثناء اللہ) اللہ عزوجل کی ہزاروں مثلیں قرار دیتا ہے۔

(الفیصلۃ الحجازیہ ص۸ سطر ۱۰ تا ۱۶)

ثناء اللہ امرتسری کا خط پر تبصرہ

مولوی ثناء اللہ امرتسری خط کا عکس شائع کر کے اپنی جماعت کے مولوی داؤد غزنوی اور دیگر مولویوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مولوی داؤد غزنوی اور دوسرے اتباع غزنویہ (جن میں مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی بھی شامل ہیں)۔ لاہوری، ملتانی اس کارڈ کو غور سے پڑھیں اور داد انصاف دیں کہ ان کا سلسلہ کہاں تک (مرزائیوں تک) ملتا ہے۔ مولوی عبد الواحد صاحب امام غزنویہ سے یہ فتویٰ لے پوچھیں کہ مرزائیوں کے ساتھ ان الفاظ میں خط و کتابت کرنا جائز ہے یعنی والا کرام۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ غزنویو! یہ ملاپ تم کو مبارک۔ (تحفہ نجدیہ مصنفہ ثناء اللہ امرتسری)

مرزائیوں سے تعلق

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری اپنی جماعت وہابیہ کے غزنوی خاندان کے متعلق واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ یہ غزنوی خاندان اس لیے میرا مخالف ہے۔ کہ مخالفت کے دور میں قادیانی تعلق ہے۔ (تحفہ نجدیہ مصنفہ ثناء اللہ امرتسری)

کتنا چھپایا پر راز محبت نہ چھپ سکا
افسانہ ان کے عشق کا مشہور ہو گیا

عبد الجبار غزنوی مرزا قادیانی کے نقش قدم پر

وہابیوں کے مولوی محمد حسین بٹالوی

نے اپنے فرقہ کے مولوی عبدالجبار غزنوی کے متعلق لکھا ہے کہ :
"مولوی عبدالجبار صاحب پر بھی یہی بدگمانی کی جاتی ہے کہ انہوں نے بھی مرزا کو دیکھ کر پیری مریدی کو وسعت دی ہے اور اپنے امام ہونے کی شہرت کر لی ہے"۔ (اشاعۃ السنۃ صفحہ ۲۳۶ نمبر ۸ جلد ۱۲)

مولوی اسماعیل غزنوی مرزائی ہے

غیر مقلدین وہابی حضرات کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی جماعت کے مولوی اسماعیل غزنوی کو مرزائی سمجھتے تھے۔ جس کا شکوہ وہابیہ کی جمعیت کے سیکرٹری مولوی عبدالعزیز صاحب نے اپنی کتاب فیصلہ مکہ کے صفحہ ۳۶ پر کیا ہے۔

وہابی مرزائیوں سے پیچھے نہیں

غیر مقلدین وہابی حضرات کے عبدالحمید واعظ اہلِ حدیث کانفرنس جھانڈہ ضلع گوڑگانوہ اپنی جماعت وہابیہ کے مقتدر رہنما اور مفسر مولوی عبدالوہاب اور عبدالستار دہلوی کو اپنا امام ماننے والے گروہ کے بارے لکھتے ہیں کہ امامیہ مبلغ امولوی عبدالغفار پنیگری لوگوں سے بیعتِ خلافت لے رہے ہیں اور شرکیہ منتر کے جواز کی تلقین کر رہے ہیں۔ ان امامیہ ارکینِ خلافت[1] میں سے ہیں جن کے نزدیک صرف ونحو کے مباحث بھی کتاب وسنت کے خلاف ہیں۔ علمائے اہلحدیث کو گالیاں دینے اور تمام اہلِ اسلام کو جہالت وکفر کی

[1] رفیق خاں صاحب پسروری وہابی نجدی بھی اسی گروہ کے ایک رکن ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

موت مارنے میں کسی مرزائی سے پیچھے نہیں ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر صفحہ ۶، ۱۲ مئی ۱۹۲۹ء)

وہابیوں کی جماعت امامیہ کی قادیانی جماعت سے مشابہت

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں دہلی کی جماعت امامیہ کی سرخی دے کر لکھتے ہیں۔ کہ اس جماعت کی حقیقت دو جزؤں پر مشتمل ہے۔ ایک جزو یہ کہ افرادِ اُمّتِ مسلمہ کو خاص کر افراد اہلحدیث کو امامت کے سلسلے میں منسلک کر کے منظم کیا جائے۔ یہ تو کسی حد تک قابلِ اعتراض نہیں۔ دوسرا جزو یہ ہے کہ جو ان کے اس سلسلے میں منسلک نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ نجات سے محروم رہ کر جہنم میں داخل ہوتا ہے۔ یہ جزو بے شک قابلِ اعتراض ہے! اس جزو کی وجہ سے یہ جماعت قادیانی جماعت کے مشابہ ہو گئی ہے۔

ثناء اللہ امرتسری نے واضح الفاظ میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ مولوی عبدالستار صاحب (جو کہ وہابیوں کے مولوی رفیق خاں پسروری کے اُستاد ہیں) قادیانی ہوا سے متاثر ہو کر اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ جو ہماری جماعت میں داخل نہ ہوگا۔ وہ جاہلیت کی موت مر کر جہنم میں داخل ہوگا۔
(اہلحدیث امرتسر صفحہ ۱۲ کالم ۲، ۲۱ جولائی ۱۹۴۲ء)

خود غرض نفس پرست ہیں یہ شکاری ستمگر ہے
خونِ غیر بار سے پیاس اپنی بجھانے والے

قارئینِ کرام! غیر مقلد وہابی عبدالستار دہلوی (جو ضلع سیالکوٹ کے نام

نہاد وہابی مناظر رفیق خاں صاحب پسروری کے اُستاد ہیں) کی جماعت امامیہ[1] کے اصول اور فتوائے کے مطابق وہابیوں کے اکابرین اور محدثین مثلاً حافظ عبداللہ غازی پوری، عبدالعزیز رحیم آبادی، عبدالمنان وزیرآبادی، ثناءاللہ امرتسری، ابراہیم میر سیالکوٹی، عبدالجبار غزنوی، عبدالواحد غزنوی، داؤد غزنوی، عبداللہ روپڑی، محمد حسین بٹالوی، فقیر اللہ مدراسی، عبدالاحد خانپوری وغیرہم سب کے سب جاہل اور جہنمی ہوئے۔

تجھ کو اور جنت سے کیا نسبت اے منکر دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

حکیم نورالدین مرزائی کے انجمن اتحاد المسلمین کا ممبر بننے پر خوشی کرنا

امام الوہابیہ ثناءاللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں اس امر پر نہایت ہی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا ہے جب مرزا قادیانی کے خلیفہ اوّل اور دستِ راست حکیم نورالدین نے انجمن اتحاد المسلمین کی ممبرشپ قبول کی۔ دیکھئے اخبار اہلحدیث امرتسر

ناظرین:۔ انجمن اتحاد المسلمین کا نام ہی یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اس انجمن کا وہی ممبر ہو گا۔ جو مسلمان ہو گا۔ ثناءاللہ امرتسری نے حکیم نورالدین کے ممبر بننے پر جس خوشی اور مسرت کا اظہار کیا ہے اس سے روزِ روشن کی طرح عیاں

[1] رفیق خاں صاحب پسروری بھی جماعتِ امامیہ کے رکن ہیں۔ اس لیے ان کے نزدیک بھی جماعتِ امامیہ میں شامل نہ ہونے والے وہابی مولوی جاہل اور جہنمی ہیں۔

ہے۔ کہ وہابیوں کے امام امرتسری کے نزدیک حکیم نورالدین مسلمان ہے۔

اب وہابی اگر ثناءاللہ امرتسری کو فاتح قادیاں، مبلغ اسلام یا شیرِ اسلام کہیں تو اُن کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ؎

شرم تم کو مگر نہیں آتی

قادیانی اِسلامی فرقہ

غیر مقلدین کی مقتدر شخصیت مولوی وحیدالزماں کے نزدیک قادیانی فرقہ اسلامی فرقہ ہے جیسا کہ ثناءاللہ امرتسری نے خود مولوی وحیدالزماں صاحب کا مضمون اسلامی فرقوں میں مصالحت اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں شائع کیا ہے۔ اس مضمون سے اظہر من الشمس ہے کہ وحیدالزماں کے نزدیک قادیانی فرقہ اسلامی فرقہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔

آج کل اس مسئلہ کی اہمیت اور ضرورت پر ہر ایک اسلامی اخبار میں بحث ہو رہی ہے اور درحقیقت حالات موجودہ کے لحاظ سے مسلمانوں کو اپنی قومی بقاء اور ترقی کے لیے اتحاد و اتفاق ناگزیر ہے۔ مگر غور طلب یہ ہے کہ کس طرح اور کیونکر یہ مطلوب حاصل ہو۔

میری (وحیدالزماں کی) ناقص رائے میں عمدہ صورت یہ ہے کہ پہلے صرف اسلامی دو فریق سُنّی اور شیعہ میں اتفاق حاصل ہونے کی کوشش کی جائے۔ دیگر فرق قادیانی اور چکڑالوی اور نیچری اشخاص سے بالکل قطع نظر کی جائے۔ کیونکہ ان مذہب والوں کی تعداد اس قدر قلیل ہے کہ اگر وہ جمہور اہلِ اسلام کے ساتھ اتفاق نہ کریں تو ان کی علیحدگی اور مباینت کا کوئی بُرا اثر زور کے ساتھ اسلام

پر نہیں پڑسکتا۔ بڑے گروہ مسلمانوں کے صرف دو ہی ہیں سُنّی اور شیعہ۔

(اہلحدیث امرتسر ص۱۳، ۲۳ جون ۱۹۱۱ء)

مرزائی اسلامی فرقہ ہیں

انجمن حمایتِ اسلام لاہور میں تقریر کرتے ہوئے امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے مرزائیوں کو اسلامی فرقہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ:

"اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطۂ محمدیت پر جو درجہ ہے۔ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ کا سب شریک ہیں۔ اس لیے گو ان میں باہمی سخت شقاق ہے۔ مگر اس نقطۂ محمدیت کے لحاظ سے اُن کو باہمی رحماء ہونا چاہیئے۔ مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں۔ مگر نقطۂ محمدیت کی وجہ سے میں اُن کو بھی اس میں شامل جانتا ہوں۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۳، ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء)

امرتسر کے سب سے پہلے وہابی مرزائی ہو گئے

امرتسر میں سب سے پہلے عمل بالحدیث شروع کرنے والے حافظ محمد یوسف صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر مرزا غلام احمد کے مؤید و حامی بن گئے۔ (اشاعۃ السنۃ ص۱۹۴ جلد ۲۱)

جب کے اندھے ہیں خود پیر و مرشد
رہبری کیا کریں اندھے گھرانے والے

محمد حسین بٹالوی کا عدالت میں مرزائیوں پر فتوائے کفر نہ دینا

فخر الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے اپنے 'اخبار اہلحدیث' میں اپنی جماعت کے مجتہد اور محدث محمد حسین بٹالوی پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے عدالت میں مرزائیوں پر فتوائے کفر دینے سے احتراز کیا ہے۔ اس حقیقت کی تفصیل اخبار اہلحدیث امرتسر میں درج ہے۔

صیاد نے لگائے ہیں پھندے کہاں کہاں!
سارے پتے عیاں ہیں اسی سبز باغ میں

قارئین حضرات! مندرجہ بالا غیر مقلدین وہابی اکابرین کی کتب کی مندرجہ بالا تحریرات کو پڑھنے کے بعد ہر منصف مزاج تعصب سے بالاتر ہو کر وہابیوں، نجدیوں کے بارے یقیناً یہی فیصلہ کرے گا کہ وہابیت اور مرزائیت کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ وہابیوں کے اکابر نے مرزائیت کو از حد تقویت پہنچائی ہے اور اس کی تائید کی ہے۔ اور یہ حقیقت بھی آشکارا ہو جائے گی کہ وہابی مولویوں نے مرزائیوں کے خلاف قدم نہیں اٹھایا بلکہ اُن کی پشت پناہی اور حمایت کی ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر!
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

قارئین کرام! وہابیوں کی کتب اور رسائل سے آپ نے وہابیوں کے عقائد بھی پڑھ لیے۔ اور ان کا مرزائیوں کے متعلق جو عقیدہ اور نظریہ ہے۔ وہ بھی پڑھ لیا۔ اب نظرِ انصاف فیصلہ فرمائیے

کہ کیا ایسا فرقہ اور اس کے پیشوا حقانیت پر ہیں یا کہ ...... اللہ تعالیٰ بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایسے فرقہ ضالہ سے محفوظ رکھے اور ان لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے صلی اللہ علے حبیبہ محمد وعلے آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔

گمراہی کی بنیاد وہابیت

وہابیہ دیوبندیہ کے ممدوح ابوالکلام آزاد اپنے والد صاحب علیہ الرحمۃ کا نتیجہ خیز فرمان اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

والد مرحوم کہا کرتے تھے کہ گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے وہابیت پھر نیچریت۔ نیچریت کے بعد تیسری منزل جو الحاد قطعی ہے۔ اس کا وہ ذکر نہیں کرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ نیچریت ہی کو الحاد قطعی سمجھتے تھے۔ لیکن میں (ابوالکلام) اتنا اضافہ اور کرتا ہوں کہ تیسری منزل الحاد ہے۔ اور ٹھیک ٹھیک مجھے یہی پیش آیا۔

سرسید احمد خاں .... کو بھی پہلی منزل وہابیت ہی کی پیش آئی تھی۔

(آزاد کی کہانی ص ۳۸۱)

فرقہ وہابیہ بیباک فرقہ ہے

یہ اکابرِ اُمت کے گستاخ ہیں ۔ ان کو ادب اور احترام کسی کا یاد نہیں رہتا ۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک ملفوظ

(مولوی اشرف علی تھانوی صاحب سے) ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ غیر مقلد بظاہر تو متبع سنت معلوم ہوتے ہیں ۔ فرمایا جی ہاں ! یہاں تک کہ سنت کے پیچھے بعضے فرائض تک کو بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں ۔ یہ ایسے متبع سنت ہیں ۔ اکابرِ اُمت کی شان میں گستاخی کرنا کیا یہ فرض کا ترک نہیں ۔ بہت ہی بیباک فرقہ ہے ۔ ابنِ تیمیہ اور ابن القیم جو اِن کے بڑے ہیں ۔ اور یہ اُن کو اِمام مانتے ہیں ۔ اور واقع میں ہیں بھی بڑے درجہ کے ۔ مگر جرأت سے وہ بھی خالی نہیں ۔ اور باوجود اس کے کہ وہ ہمارے اکابر پر بھی جُرأت کر بیٹھتے ہیں ۔ مگر ہماری ہمت اُن کے ساتھ گستاخی کرنے کی نہیں ہوتی ۔

ان حضرات میں غُصّہ بہت ہے ۔ جب غصہ آتا ہے ۔ بیدھڑک لکھتے چلے جاتے ہیں ۔ ادب یا احترام کسی کا یاد نہیں رہتا ۔ (افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۱۵۶ ، ۱۵۷ مطبوعہ تھانہ

---

[1] مولوی ثناء اللہ امرتسری دیوبندی علماء کے علم کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ لوگوں (دیوبندی حضرات) کی جماعت اہلِ علم کی جماعت ہے اور مدرسہ دیوبند حقیقی معنے میں دار العلوم ہے ۔ (اہلِ حدیث امرتسر مؤرخہ ٦ رجون ١٩٤١ء)

بیت الخلا جانے کی نیت

فرقہ وہابیہ نجدیہ کے مشہور ولی اور امام مولوی اسماعیل دہلوی قتیل کے نزدیک بیت الخلاء جانے کی نیت یہ ہے :-

یَاأَیُّھَا النَّفْرَکْ لوٹا دَھَرَّکْ فِیْ مَقَامِ الْجَھَرْکْ وَالتَّرْکْ ۔

(ملفوظات ہفت اختر صفحہ ۳ سطر ۲۰)
مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی
مطبوعہ تھانہ بھون

حالانکہ احادیث شریفہ میں بیت الخلاء میں جانے کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثْ

(صحیح بخاری و مُسلم)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمائی ہے ۔ مولوی اسماعیل دہلوی کا دُعا پڑھ کر سُنانا شریعت مطہرہ سے مذاق اور ٹھٹھا کرنا ہے ۔ اور شریعت سے مذاق اور ٹھٹھا کرنے والا وہابی حضرات کے نزدیک کون ہے ۔ اس پر فتویٰ خود ہی صادر فرمائیں ۔